جاسوسی ڈائجسٹ : نومبر 1999
پروازِ مرگ
افسر آذر
سیف الملوک عباسی عقیل قریشی
محمد نعمان محمد سجاد بھٹی

افسر آذر

ایک طیارے کی تباہی سے شروع ہونے والی سراغ رسی کی دلچسپ داستان

بظاہر اتفاقی حادثہ نظر آنے والا کوئی واقعہ ضروری نہیں کہ اتفاقی حادثہ ہی ہو۔ یہی معلوم کرنے کے لیے وہ دولت مند شخص بے چین تھا۔ اس نے طیارے کی تباہی میں اپنی بیٹی کی موت کو اپنے لیے ایک اہم مسئلہ بنا لیا تھا اور معاملے کی تحقیق کے لیے ایک سُراغ رساں کی خدمات حاصل کر لی تھیں۔ مگر یہ کیس سُراغ رساں کے لیے عذاب بن گیا۔

ہمیشہ کی طرح سال کے ان دنوں میں اسکوئیک ماؤنٹن بہت سرد تھا۔ ڈیوس کے اردگرد ہی نہیں پوری وادی میں یخ بستہ ہوائیں غراتی، شور مچاتی گزر رہی تھیں۔ اس پُرشور ماحول میں اور اتنی دور ہونے کے باوجود ڈیوس ان طیاروں کی گھٹی گھٹی آوازیں سن سکتا تھا جو رنیٹن اور بوئنگ کے ہوائی اڈوں پر اتر رہے تھے یا وہاں سے پرواز کر رہے تھے یا پرواز کی تیاری کر رہے تھے۔ ڈیوس اس ویرانے میں ایک تباہ شدہ طیارے کے ملبے کا معائنہ کرنے آیا تھا۔ ڈیوس کو اس سلسلۂ کوہ میں واقع ایک پہاڑی کی چوٹی سے تقریباً نصف میل مشرق میں وہ درخت ملا تھا جس سے ٹکرا کر ڈی سی۔ ۴ طیارہ بے

ڈھنگے انداز میں پرواز کرتا ہوا آگے جا کر گر گیا تھا۔ ڈیوس نے چند منٹ اس درخت کی ٹوٹی ہوئی ڈالوں اور گڈوں اور آس پاس کے ماحول کا جائزہ لیا۔ تقریباً پندرہ..... سو فٹ کے دائرے میں تباہ شدہ طیارے کا ملبہ بکھرا پڑا تھا ایک جگہ طیارے کے FIN کا بالائی حصہ پڑا تھا' دوسری جگہ پروپیلر ٹوٹا پھوٹا بکھرا ہوا تھا اور کچھ فاصلے پر راڈر کا بڑا ٹکڑا بے ڈھنگے پن سے زمین بوس تھا۔ یہ طیارے کے وہ حصے تھے جو درخت سے ٹکرانے کے سبب طیارے سے ٹوٹ کر گرے تھے۔ ڈیوس کچھ دیر ان کا معائنہ کرتا رہا پھر وہ اس آب درّہ کی طرف بڑھ گیا جہاں طیارہ جا کر گرا تھا۔

چلتے چلتے ڈیوس اچانک ٹھہر گیا۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ ڈیوس کا خیال تھا کہ اس نے جنگل کی اس مخصوص خاموشی میں کوئی غیر مانوس اور غیر متوقع آواز سنی تھی۔ وہ اپنی جگہ ساکت و جامد پھر اسی آواز کو سننے کی کوشش کرتا رہا لیکن اس کو ہوا کے شور اور ہوا کے دوش پر دور سے طیاروں کی گھوں گھوں کی آواز کے سوا کچھ نہ سنائی دیا۔

ڈیوس نے پھر چلنا شروع کر دیا۔ پینتالیس منٹ بعد وہ اس جگہ پہنچا جہاں طیارے کا ڈھانچہ اور دیگر ملبہ بکھرا پڑا تھا۔ ملبے کو دیکھ کر ڈیوس کی طبیعت خراب ہو گئی۔ سول ایرونا ٹکس بورڈ کی رپورٹ.........میں کہا گیا تھا کہ طیارہ آگ سے جل کر تباہ ہو گیا ہے۔ موقع پر پہنچ کر ڈیوس کو احساس ہوا کہ طیارہ کس قوت سے زمین سے ٹکرایا تھا اور آگ نے کس انداز میں اس طیارے کو تباہ کیا تھا۔

طیارہ اپنی ناک کے بل عمودی حالت میں زمین سے ٹکرایا تھا اور نرم دلدلی زمین میں طیارے کا انجن اور کاک پٹ دھنس گئے تھے۔ آگ نے پورے طیارے کو اپنی لپیٹ میں لے کر جھلس دیا تھا۔ زمین پر اب طیارے کا ڈھانچہ ایک خوف ناک بھوت بنا پڑا تھا۔ ڈیوس نے تھوڑی دیر کچھ فاصلے سے اس منظر کو دیکھا اور پھر آتش گزیدہ ملبے کی طرف بڑھا۔ چند منٹ ملبے میں مختلف چیزوں کا معائنہ کرنے کے بعد ڈیوس نے کاک پٹ کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا۔ ملبے سے اب بھی جلے ہوئے گوشت اور جھلسے ہوئے رنگ و روغن کی بو آرہی تھی۔ کاک پٹ میں بھی کوئی چیز نہ تو صحیح سلامت تھی نہ اپنی جگہ تھی۔ ٹوٹے پھوٹے کنٹرول پینل سے کوئی ریڈنگ بھی نہیں لی جا سکتی تھی۔ نشستیں ٹوٹ پھوٹ کر اور تڑ مڑ کر ایک دوسرے میں الجھ گئی تھیں۔ کیبن اور کاک پٹ میں دھات کے ٹکڑے عجیب و غریب اور ناقابل تصور زاویوں سے گھس کر اندر نکل آئے تھے۔ ونڈ شیلڈ ٹوٹ کر ہزارہا ٹکڑوں میں بکھر گئی تھی۔

ڈیوس نے متاسفانہ انداز میں سر کو نفی میں جنبش دی اور ایک مرتبہ پھر معائنے میں مصروف ہو گیا۔ طیارے سے اٹھنے والی بو رفتہ رفتہ بوجھل اور ناقابل برداشت ہوتی جارہی تھی۔ وہ دل ہی دل میں اس بات پر شکر ادا کر رہا تھا کہ وہ اس وقت یہاں نہیں تھا جب مسافروں کی جلی' ادھ جلی لاشیں اس ملبے میں پھنسی ہوئی تھیں۔ ساتھ ہی وہ سوچ رہا تھا کہ آخر اب وہ یہاں کیا لینے آیا ہے جبکہ سول ایرونا ٹکس بورڈ کی رپورٹ میں سب کچھ موجود ہے۔

ڈیوس نے یہاں آنے سے قبل اس رپورٹ کو کئی مرتبہ غور سے پڑھا تھا۔ رپورٹ میں پورے وثوق اور یقین سے کہا گیا تھا کہ ملبے میں ایسے آثار پائے جاتے ہیں جن سے لگتا ہے کہ زمین پر گرنے سے قبل طیارے میں دھماکا ہوا تھا اور طیارے کی مشینری میں بذاتِ خود کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ دھماکا کیبن میں ہوا تھا اور ملبے سے بم کے جو بقیہ جات ملے ہیں وہ اس حقیقت کی چغلی کھاتے تھے کہ بم خانہ ساز تھا۔ ڈیوس کے علم میں یہ بات بھی چھان بین کے دوران آئی تھی کہ ایف بی آئی اور ملٹری پولیس بھی اپنے اپنے طور پر اس حادثے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں اگرچہ اس معاملے میں اس کا ٹانگ اڑانا فضول ہی تھا پھر بھی وہ اس وقت یہاں موجود تھا۔

طیارے کے حادثے میں پانچ افراد ہلاک ہوئے تھے۔ تین پائلٹ' ایک اسٹیوارڈ کے علاوہ مرنے والوں میں جینٹ کروتھرز بھی شامل تھی۔ جینٹ ایک ارب پتی شخص جارج ایلی سن کی بیٹی تھی۔ جینٹ کو نہایت ہولناک موت نصیب ہوئی تھی اپنی بیٹی کی ہلاکت کی وجہ سے ہی جارج ایلی سن نے طیارے کے حادثے کی تحقیقات کے لیے پرائیویٹ سراغ رساں ڈیوس کی خدمات حاصل کی تھیں۔

ڈیوس طیارے کے ڈھانچے سے باہر آگیا۔ اب وہ چڑھائی چڑھ رہا تھا۔ سورج دور بلند پہاڑوں کی اوٹ سے نکل کر اوپر آگیا تھا اور ماحول ملگجی روشنی سے بھر گیا تھا۔ ہوا کے تھپیڑوں سے بچنے کے لیے ڈیوس نے اپنا سر جھکا رکھا تھا۔ اچانک گولیوں کی تیز بوچھاڑ کی تڑ تڑاہٹ نے جنگل کی خاموشی کو چھلنی کر دیا۔ ڈیوڈ تیزی سے زمین پر گر گیا اور پھر کہنیوں کے بل پر جسم کو دائیں بائیں حرکت دے کر آگے بڑھتے ہوئے ایک چٹان کی آڑ میں ہو گیا۔ گولیوں کی تڑ تڑاہٹ دیر تک فضا میں گونجتی رہی لیکن اس کے کانوں میں سب سے بلند آواز خود اس کے اپنے سانسوں کی تھی۔

یہ کام اپنے بس کا نہیں ہے۔ میں تو ایک معمولی سا سُراغ رساں ہوں اور یہ تو کوئی بہت ہی بڑا چکر ہے۔ ڈیوس

نے دل ہی دل میں خود سے کہا۔

اچانک پھر گولیوں کی بوچھاڑ آئی۔ چند گولیاں چٹان سے ٹکرا کر اچٹ گئیں۔ فضا میں پھر دیر تک گولیوں کی تڑتڑاہٹ کی بازگشت ہوتی رہی۔

ڈیوس زمین سے چپکا اپنی جگہ ساکت پڑا رہا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ جسم پر کپکپی طاری تھی اور وہ گولیوں کی اگلی بوچھاڑ کا منتظر تھا۔ دیر تک وہ اسی حالت میں رہا۔ گولیوں کی بوچھاڑ کا انتظار بہت جان لیوا تھا۔ نہ معلوم کتنا وقت گزر گیا۔ وہ کب تک انتظار کرتا۔ تنگ آکر اس نے اپنے کوٹ کی گٹھری بنا کر اسے چٹان پر رکھ دیا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر گولی چلانے والا اب بھی گھات میں ہے تو وہ ضرور گولی چلائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ چند منٹ دیر انتظار کے بعد وہ کہنیوں کے بل کھسکتا ہوا پیچھے ہٹتا گیا۔ جب تک وہ درختوں کے درمیان نہیں پہنچ گیا وہ اپنے پیروں پر کھڑا نہ ہوا۔

○☆○

"تو تم اس حادثے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو۔" آرتھر نے ڈیوس سے کہا "جبکہ میرا خیال ہے کہ سول ایروناٹکس بورڈ کی رپورٹ میں سب کچھ موجود ہے۔"

تمہارا کہنا اپنی جگہ درست لیکن میں اس حادثے کے اس پہلو پر کام کر رہا ہوں جس کا رپورٹ میں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ طیارے میں بم کس نے رکھا تھا؟"

آرتھر نے سگریٹ کا لمبا کش لیا اور دیوار سے ٹیک لگالی۔ سیاٹل ایرپورٹ کے کنٹرول روم میں ریڈیوز پر آنے جانے والے پیغامات کا مخصوص شور اُبھر رہا تھا "میں یہ تمام باتیں دس بارہ مرتبہ پہلے بھی بتا چکا ہوں۔" آرتھر کے لہجے سے بے زاری عیاں تھی۔

"بڑا کرم ہوگا اگر تم میری خاطر یہ باتیں ایک مرتبہ اور دہرا دو۔" ڈیوس نے اس سے اپنے دیرینہ تعلقات کا فائدہ اٹھانا چاہا۔

"اچھا بابا تو سنو۔" آرتھر نے زچ ہو کر کہا "رات کے آٹھ بج کر ۳۶ منٹ ہوئے تھے۔ پرواز کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ سات ہزار فٹ کی بلندی برقرار رکھے۔ پھر طیارے نے جب دوبارہ رابطہ قائم کیا تو ہم نے ہدایت دی کہ وہ بوئنگ ایئر فیلڈ پر معمول کے مطابق اترے اور طیارے کی بلندی پر ہزار فٹ کے کم ہونے پر ائرپورٹ کو اطلاع دیں۔"

"کیا طیارے سے یہ تمام گفتگو تم ہی کر رہے تھے؟"

"ہاں۔"

"پھر کیا ہوا؟"

آرتھر نے بیزار انداز میں کہنا شروع کیا "میں نے طیارے کو موسم کی رپورٹ دی۔ طیارے سے بتایا گیا کہ اسے موسم کی رپورٹ مل گئی ہے۔ آٹھ بج کر چالیس منٹ پر طیارے سے بتایا گیا کہ طیارے کو سات ہزار فٹ کی بلندی سے نیچے لایا جا رہا ہے۔ دو منٹ بعد طیارے سے اطلاع دی گئی کہ وہ بیرونی مارکر کے اوپر ہے اور چھ ہزار فٹ کی بلندی سے نیچے آرہا ہے۔"

"پھر کیا ہوا؟" آرتھر کے خاموش ہونے پر ڈیوس نے سوال کیا۔

طیارے سے پانچ ہزار فٹ سے نیچے آنے کی اطلاع نہیں دی گئی تاہم آٹھ بج کر ۴۵ منٹ پر طیارے سے پیغام ملا کہ وہ چار ہزار فٹ کی بلندی سے نیچے آرہا ہے۔ تب میں نے طیارے کے عملے کو بتایا کہ اب انہیں کیا کرنا ہے۔ میں نے کہا اگر تم رینج پر پہنچ کر VFR پر نہ ہو تو شمال مغرب کی طرف مُڑ جانا اس طرح تم جنوب کی طرف سے بوئنگ فیلڈ پر اترنے کے لیے مناسب علاقے میں پہنچ جاؤ گے۔"

"یہ VFR کیا چیز ہے؟" ڈیوس نے دریافت کیا۔

"VFR دراصل VISUL FLIGHT RULES کا مخفف ہے یعنی وہ قواعد و ضوابط جن کا تعلق پرواز کے دوران انسانی آنکھ کے دائرہ نظر پر بھروسا کرنے سے ہے۔ بات یہ ہے کہ چار ہزار فٹ کی بلندی تک تو طیارے کے آلات پر بھروسا کیا جاتا ہے اس سے کم بلندی پر پائلٹ اپنی آنکھ پر ہی بھروسا کرتا ہے۔ پھر اس روز بائیس سو فٹ کی

اختر کیماڑی کی سیر کر رہا تھا کہ اس نے سمندر میں ایک شخص کو چلاتے سنا "بچاؤ بچاؤ' مجھے تیرنا نہیں آتا' مجھے بچاؤ۔"

اختر نے بے تحاشا ہنستے ہوئے کہا۔ "مجھے گولف کھیلنا نہیں آتا مگر میں نے کبھی تمہاری طرح چیخ چیخ کر اعلان نہیں کیا۔"

○———○
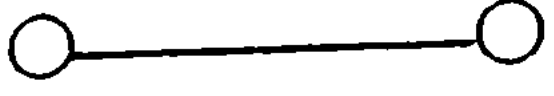
گڈو پہلے دن اسکول سے واپس آیا تو ماں نے پوچھا "بیٹے! آج تم نے کیا کیا سیکھا؟"

"کچھ بھی نہیں۔" گڈو میاں منہ بنا کر بولے۔

"اب کل پھر جانا پڑے گا۔"

بلندی پر آسمان پر گھرے بادل چھائے ہوئے تھے۔ ویسے بھی طیاروں کو یہ رپورٹ تو دینی ہی پڑتی ہے کہ وہ VFR پر ہیں یا IFR پر۔"

"ٹھیک' تو اس کے بعد کیا ہوا؟"

"آٹھ بج کر پچاس منٹ پر طیارے سے اطلاع دی گئی کہ وہ تین ہزار فٹ کی بلندی سے نیچے آرہا ہے۔ میں نے طیارے کو پیغام دیا کہ اب وہ طیارے کو اتارنے کی ہدایات لینے کے لیے اٹھارہ اعشاریہ تین پر بوئنگ ٹاور سے رابطہ کریں' جواب میں طیارے سے راجر یعنی بہتر کہا گیا۔ میں نے طیارے سے بس یہی آخری الفاظ سنے تھے۔"

"تم نے دھماکے کی آواز سنی تھی؟" ڈیوس نے دریافت کیا۔

"میں نے کسی قسم کی آواز ضرور سنی تھی اور اس کو معمول کی آواز سمجھا تھا۔ ویسے زمینی عملے کے کئی افراد نے یہ آواز سنی تھی۔"

"تو یہ بات طے ہے کہ دھماکے سے قبل طیارے میں ہر چیز معمول کے مطابق تھی' کیوں ٹھیک ہے نا؟"

"بالکل ٹھیک' سو فی صد۔"

اس کے بعد آرتھر سے ادھر ادھر کی باتیں کرکے ڈیوس نے ایک ٹیلی فون بوتھ سے جارج ایلی سن کو فون کیا۔ علیک سلیک کے بعد ایلی سن نے کہا "ہاں ڈیوس' اب یہ بتاؤ کہ تمہاری تحقیقات کہاں تک پہنچی؟"

"ایمان داری کی بات تو یہ ہے مسٹر ایلی سن کہ میں اس کیس سے جان چھڑانا چاہتا ہوں۔"

"وہ کیوں؟ کیا ہوا؟" ایلی سن کی آواز میں کپکپاہٹ تھی۔

"اس لیے کہ ایف بی آئی اور ملٹری پولیس پہلے ہی اس حادثے کی تحقیقات میں مصروف ہیں۔ ان کی تحقیقات سے اس حادثے کے حقائق سامنے آجائیں گے۔ میرے خیال میں نتیجہ یہی برآمد ہوگا کہ اس حادثے کا ذمے دار کوئی ایسا پاگل شخص ہے جو کسی مسئلے پر حکومت سے ناراض تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کسی دہشت گرد کی کارروائی ہو۔ اس لیے میرے خیال میں نجی طور پر اس حادثے کی تحقیقات کی ضرورت نہیں۔" ڈیوس نے کہا۔

"سنو مسٹر ڈیوس۔" جارج ایلی سن کا لہجہ کرخت تھا "میں نے تمہاری خدمات حاصل کی ہیں اس لیے یہ فیصلہ بھی میں ہی کروں گا کہ تحقیقات جاری رکھی جائے یا نہیں۔"

"ٹھیک ہے مسٹر ایلی سن تو پھر آپ ہی فیصلہ کیجیے۔ میں تو دیانت داری سے آپ کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ اس قسم کا کام میری پیشہ ورانہ سرگرمیوں سے کوئی علاقہ نہیں رکھتا میں تو آوارہ شوہروں کا تعاقب کرنے یا کبھی کبھار کسی کے باڈی گارڈ کا... کام کرتا ہوں۔ لیکن یہ معاملہ تو بم سے طیارے کو تباہ کرنے کا ہے۔" ڈیوس نے وضاحت کی۔

"میں نے تمہاری بہت تعریف سنی ہے ڈیوس۔ تم اپنی کوششوں میں لگے رہو' مجھے امید ہے تم یہ کام عمدگی سے انجام دو گے۔" جارج ایلی سن نے فیصلہ سنا دیا۔

ڈیوس نے گہرا سانس لیا "جیسی آپ کی مرضی مسٹر ایلی سن' ویسے کیا آپ بتائیں گے کہ آپ نے کسی کو میری خدمات حاصل کرنے سے آگاہ کیا ہے؟"

"ہاں میں نے بتایا ہے' حقیقت یہ ہے کہ....."

"کس کو بتایا ہے؟"

"اپنے کئی ملازمین کو بتایا ہے۔ پھر ایک رپورٹر کو سُن گن مل گئی وہ گزشتہ روز میرے گھر آدھمکا۔ میں نے اس کو تمام حالات بتا دیے۔ میرے خیال میں اس میں کوئی حرج بھی نہیں تھا۔" ایلی سن نے کہا۔

"کیا اخبار میں یہ بات آگئی ہے؟" ڈیوس نے سوال کیا۔

"ہاں آج کے اخبار میں چھوٹی سی خبر شائع ہوئی ہے۔ کیوں بات کیا ہے؟" ایلی نے دریافت کیا۔

"آج صبح میں جائے حادثہ پر گیا تھا تو تین مرتبہ مجھ پر گولیاں چلائی گئیں۔"

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد ایلی سن نے کہا "مجھے افسوس ہے ڈیوس۔ مجھے اس بات کا اندازہ ہونا چاہیے تھا۔" ایلی سن جیسے شخص کے لیے اس قسم کے الفاظ کہنا بہت مشکل تھا۔

"چلیے کوئی بات نہیں۔ ان کا نشانہ چوک گیا۔" ڈیوس نے کہا۔

"تمہارے خیال میں کیا تم پر گولی چلانے والا وہی شخص ہو سکتا ہے جس نے طیارے میں بم رکھا تھا؟"

"اس بات کا قوی امکان ہے' بہرحال اب مجھے اس کی پروا نہیں۔ اس سے کم از کم یہ تو ثابت ہوگیا کہ آپ کا شبہ غلط نہیں تھا۔" ڈیوس نے کہا۔

ایلی سن یہ بات سن کر اور بھی سنجیدہ ہوگیا۔ اس نے کہا "اب تم کہاں جارہے ہو؟"

"آپ کے داماد نکولس کروتھرز سے ملنے۔"

"بہت عمدہ ڈیوس۔"

ڈیوس نے ریسیور واپس لٹکا دیا اور نوٹ بک میں ٹیلی

فون چارجز نوٹ کر کے اگلے طیارے سے بربینک جانے کے لیے نشست بک کرائی۔ نکولس کروتھرز ان سپربیل ایئر کرافٹ کے بربینک ڈویژن میں چیف پائلٹ تھا۔ تباہ ہونے والے طیارے نے اپنی آخری پرواز دو مرحلوں میں کی تھی۔ یہ طیارہ پہلے بربینک سے سان فرانسسکو گیا تھا اور وہاں سے سیاٹل آرہا تھا۔ ڈی سی ۴ کو بوئنگ ائرفیلڈ پر اترنا تھا جبکہ سیاٹل ٹیکوما متبادل ائرفیلڈ تھا۔ یہ ایک فیری فلائٹ تھی اور اس طیارے کو سیاٹل سے فوجی افراد کو لینا تھا۔

عجیب بات یہ تھی کہ طیارے کی پرواز کے پہلے مرحلے میں کروتھرز بھی طیارے میں سوار تھا وہ سان فرانسسکو میں اتر گیا تھا جبکہ اس کی بیوی جینٹ وہاں سے بغیر ٹکٹ کے مسافر کی حیثیت سے سوار ہوئی تھی۔ جینٹ دراصل واشنگٹن کے مضافات میں ایک کیبن میں چھٹیاں گزارنے جارہی تھی۔

ڈیوس کو کیپٹن نکولس کروتھرز ائرپورٹ کے ریستوران میں ملا۔ وہ سرخ بالوں والی ایک حسینہ کے ساتھ اس انداز میں بیٹھا تھا کہ اس نے حسینہ کی کمر میں ہاتھ ڈال رکھا تھا۔ انہوں نے شراب کے جام اٹھا کر آپس میں ٹکرائے۔ شراب کی چسکیاں لیں۔ سرخ بالوں والی حسینہ کھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔ ڈیوس نے ان دونوں کو دروازے میں کھڑے کھڑے دیکھا۔ ان کی حرکات و سکنات کا جائزہ لیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ کیس جس پر وہ کام کررہا ہے اس کے لیے نیا یا انوکھا نہیں ہے بلکہ جانا پہچانا سا ہے۔

ایک لمحے کے لیے تو ڈیوس جھجکا تھا لیکن پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا سیدھا بار کی طرف گیا اور کروتھرز کے بائیں ہاتھ اسٹول پر بیٹھ گیا۔ جب کروتھرز نے اپنا جام خالی کردیا تو ڈیوس نے کہا "کیپٹن کروتھرز؟"

کروتھرز چونکنا ہو کر پلٹا۔ ناگواری سے اس کے خط و خال بگڑ گئے۔ وہ ۳۷ یا ۳۸ برس کا رہا ہوگا۔ کنپٹی کے بالوں میں سفیدی غالب آتی جارہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک کی لہریں تھیں اس کے ہونٹ باریک اور باہم پیوست تھے۔ ناک کھڑی اور پتلی تھی۔

"جی۔ فرمائیے۔" کروتھرز نے تیکھے لہجے میں کہا۔

"مجھے ملٹن ڈیوس کہتے ہیں۔ تمہارے سسر نے ڈی سی ۴ کے حادثے کے اسباب معلوم کرنے کے لیے میری خدمات حاصل کی ہیں۔" یہ کہہ کر ڈیوس نے کروتھرز کو اپنا شناختی کارڈ دکھایا "میں اسی سلسلے میں آپ سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں۔"

کروتھرز ہچکچایا' پھر اس نے اپنی ساتھی حسینہ کو دیکھا اور اس سے کہا "بیبی تم باہر جا کر ٹہلو' میں ان صاحب سے بات کرکے آتا ہوں۔"

سرخ بالوں والی حسینہ نے ایک گھونٹ میں جام خالی کیا' بار پر سے پرس اٹھایا اور اسٹول سے اتر کر زور زور سے کولہے مٹکاتی ہوئی چلی گئی۔ ڈیوس نے کہا "مسٹر کروتھرز مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کی محفل۔۔۔"

"اس کو چھوڑو' اپنے سوال کرو۔" کروتھرز نے ناگواری سے کہا۔

ڈیوس نے کروتھرز کا تھوڑی دیر جائزہ لیا اور پھر کہا "ٹھیک ہے کیپٹن مجھے معلوم ہوا ہے کہ حادثے کا شکار ہونے والے بدقسمت طیارے میں آپ بھی بربینک سے سان فرانسسکو تک سوار تھے۔ کیا یہ بات درست ہے؟"

"ہاں' یہ بات درست ہے۔ میں ایک مبصر کی حیثیت سے طیارے میں سوار تھا۔"

"کیا اس سفر کے دوران آپ نے کوئی خلاف معمول بات دیکھی تھی؟"

"اگر آپ کا مطلب ہے کہ میں نے کسی شخص کو بم کے ساتھ دیکھا تھا تو اس کا جواب ہے نہیں۔"

"نہیں میرا مطلب۔۔۔"

کروتھرز نے ڈیوس کی بات کاٹ دی "گھما پھرا کر بات نہ کرو مسٹر۔ سیدھے اور صاف انداز میں سوال کرو۔ تم جھوٹے الارم کے بارے میں جانتے ہوگے۔ شاید تم اسی کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو۔"

ڈیوس کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔ اس نے کچھ تلخ ہو کر کہا "ٹھیک ہے' یہی سہی۔ تو آپ اس کے بارے میں ہی بتائیں۔"

"تو سنیئے۔" کروتھرز کا انداز جارحانہ تھا "بربینک سے پرواز کرنے کے فوراً بعد ہم نے کاک پٹ میں آگ کا پتا دینے والے سگنل کو جلتے بجھتے دیکھا۔ اس سگنل کے مطابق آگ تین نمبر انجن میں لگی تھی۔"

"کہتے رہیے' میں سن رہا ہوں۔" ڈیوس نے کہا۔

"چیک کرنے پر معلوم ہوا کہ سگنل غلط تھا۔ سان فرانسسکو پہنچ کر مکینکوں نے جانچ پڑتال کی۔ انہیں کہیں بھی آگ لگنے کے آثار نظر نہ آئے۔ تب میسن نے مکینکوں کو بتایا۔۔۔"

"یہ میسن کون ہے؟"

"میسن طیارے کا پائلٹ تھا۔" کروتھرز نے جھلا کر کہا

"اس نے مکینیکوں کو بتایا تھا وہ جانچ پڑتال سے مطمئن ہے۔ جہاز میں آگ لگنے کا کوئی خطرہ نہیں۔ اسی لیے اس نے فلائٹ میں تاخیر نہیں کی۔"

"آپ بھی مطمئن تھے یا نہیں اس جانچ پڑتال اور معائنے سے؟"

"میسن اس وقت جہاز کو کمان کر رہا تھا۔ فیصلہ بھی اسی کو کرنا تھا۔"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن اس طیارے میں آپ کی اہلیہ بھی سوار تھیں تو کیا آپ کو یقین آگیا تھا کہ جہاز میں آگ کا کوئی خطرہ نہیں؟"

"ہاں میں بھی مطمئن تھا۔"

"آپ کی اہلیہ تو پریشان نہیں تھیں؟"

"سان فرانسسکو میں مجھے جینٹ سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا۔" کروتھرز نے کہا۔

ڈیوس چند لمحے خاموش رہا پھر بولا "اس کی وجہ؟"

"وہاں پہنچتے ہی مجھے ایک اور پائلٹ کی کارکردگی چیک کرنے کے لیے جانا تھا۔ میں چیف پائلٹ ہوں اور میرا یہی کام ہے۔"

"گویا آپ کے پاس اتنا وقت بھی نہیں تھا کہ رک کر اپنی بیوی کو ہیلو ہی کہتے؟"

"نہیں۔ بات یہ تھی کہ طیارہ وقت سے کچھ پہلے سان فرانسسکو اتر گیا تھا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو جینٹ ایئرپورٹ نہیں پہنچی تھی۔" کروتھرز نے بتایا "اس دوران جبکہ مکینیک آگ کی اطلاع دینے والے سسٹم کو چیک کر رہے تھے میں وہیں موجود رہا۔ جینٹ اس وقت وہاں نہیں پہنچی تھی اور دوسرا پائلٹ پرواز کے لیے تیار تھا اس لیے میں ادھر چلا گیا۔"

"اس کا مطلب ہے کہ سان فرانسسکو ایئرپورٹ پر آپ نے اپنی اہلیہ کو دیکھا ہی نہیں؟"

"یہ بات نہیں۔ میرا مطلب کہنے کا یہ تھا کہ میری اس سے بات نہیں ہوئی۔ جس وقت طیارہ ٹیک آف کرنے کے لیے ٹیکسی کر رہا تھا تو میں نے جینٹ کو ائرفیلڈ پر آتے دیکھا تھا۔"

"تنہا؟"

"نہیں، وہ کسی شخص کے ساتھ تھی۔"

"کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں؟"

"نہیں، اول تو وہ دونوں بہت دور تھے، پھر میں چلتے ہوئے طیارے میں بیٹھا تھا۔ میں نے جینٹ کے سنہری بالوں کی بنا پر اس کو فوراً ہی پہچان لیا تھا لیکن اس کے ساتھ جو شخص تھا اس کو نہ پہچان سکا۔ میں نے ہاتھ بھی ہلایا لیکن میرا خیال ہے کہ اس نے دیکھا ہی نہیں۔"

"مطلب یہ کہ اس نے جواباً ہاتھ نہیں ہلایا؟"

"ہاں۔ وہ سیدھی ڈی سی ۴ طیارے کی طرف چلی گئی۔ اس کے ساتھی مرد نے اس کو طیارے میں سوار کرایا۔ اتنی دیر میں وہ طیارہ... ہمارے پیچھے ہوگیا اور میں مزید کچھ نہ دیکھ سکا۔"

"کیا آپ کی بیوی کے ساتھ کوئی سامان بھی تھا؟" ڈیوس نے سوال کیا۔

"ہاں ایک سُوٹ کیس تھا۔ وہ واشنگٹن کے مضافات میں اپنے کیبن میں چھٹیاں گزارنے جا رہی تھی۔"

"جی ہاں، یہ بات معلوم ہے مجھے۔ ویسے کیپٹن مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کی اہلیہ کمپنی کے پاس پر سفر کر رہی تھیں۔ آخر اس کا مطلب کیا ہے؟"

"ہم لوگ ڈیڑھ ڈالر میں سفر کرتے ہیں۔" کروتھرز نے بتایا "کوئی بھی پائلٹ اپنے چیف پائلٹ کو درخواست دے کر اس سے اپنی بیوی کے سفر کی تحریری اجازت حاصل کرلیتا ہے۔ پھر اس اجازت نامے کو دکھا کر ڈیڑھ ڈالر دے کر ٹکٹ حاصل کرلیتا ہے۔ میں کیونکہ چیف پائلٹ ہوں اس لیے میں نے جینٹ کے لیے ٹکٹ لے لیا تھا۔"

"کیا آپ اس جہاز پر موجود تمام پائلٹوں سے واقف تھے؟" ڈیوس نے سوال کیا۔

"میں ان میں سے صرف میسن کو جانتا تھا، باقی دونوں پائلٹ اس روڈ پر نئے تھے اسی وجہ سے میں مبصر کی حیثیت سے طیارے میں سوار تھا۔"

"کیا میسن سے آپ اچھی طرح واقف تھے۔ یارانہ تھا اس سے؟"

"نہیں ہمارے تعلقات صرف پیشہ ورانہ نوعیت کے تھے۔"

"اور فضائی میزبان سے تعلقات کی نوعیت کیا تھی۔"

"اس سے بھی بس پیشہ ورانہ نوعیت کے تعلقات تھے۔"

"اچھا کیپٹن، بہت بہت شکریہ اس تعاون کا۔ اب چلتا ہوں، مجھے طیارہ پکڑنا ہے۔" ڈیوس نے اسٹول سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریے کی ضرورت نہیں مسٹر ڈیوس۔ ہاں جب آپ ڈیڈ کو رپورٹ دیں تو انہیں میرا آداب کہیں۔"

ڈیوس پرواز سے ۵ منٹ قبل طیارے میں آکر بیٹھ گیا اور نیوز اسٹینڈ سے خریدے ہوئے رسالے کی ورق گردانی کرنے لگا۔ اس کے برابر کی نشست پر ایک بھاری بھرکم شخص جب دھنس کر بیٹھا تو ڈیوس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر رسالہ پڑھنے لگا۔ پرواز کے بعد جب طیارہ مخصوص بلندی پر آگیا اور مسافروں نے بیلٹس کھول دیں تو اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے پلپلے شخص نے اس کو مخاطب کرکے کہا "کیا پہلی مرتبہ طیارے سے سفر کررہے ہو؟"

"نہیں پہلے بھی ہوائی سفر کرچکا ہوں۔"

"میں بھی کئی بار سفر کرچکا ہوں لیکن ہر مرتبہ وہی پہلی سی سنسنی جسم میں دوڑ جاتی ہے۔" موٹے پلپلے شخص نے کہا "میرا نام میک گریگر ہے۔" یہ کہہ کر اس نے اپنا موٹا ہاتھ بڑھادیا۔

ڈیوس نے مصافحہ کرتے ہوئے اپنا تعارف کرایا "ملٹن ڈیوس۔"

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔" میک گریگر نے کہا "کیا یہاں کسی کام سے آئے تھے؟"

"جی ہاں۔"

میں بھی یہاں کام ہی کے سلسلے میں آیا تھا۔" میک گریگر نے آنکھ مارتے ہوئے کہا "بات یہ ہے کہ جس بات کا علم بیوی کو نہ ہو وہ اس کے لیے تکلیف دہ نہیں ہوتی۔"

"میں شادی شدہ نہیں ہوں۔"

"واہ کیا بات ہے۔ جو لوگ شادی نہیں کرتے کمال کرتے ہیں۔"

ڈیوس نے ناک بھوں چڑھائی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ راستے بھر وہ اس موٹے پلپلے شخص کی لایعنی گفتگو سنتا رہے۔ یہ شخص اسے عجیب سا لگا تھا۔ اس کی سبز آنکھوں میں سفاکانہ سرد مہری تھی اور یہ آنکھیں پھولے ہوئے چہرے پر گوشت میں دھنسی معلوم ہوتی تھیں۔ اس کی ناک بھاری ہتھوڑے کے دستے جیسی تھی۔ موٹے موٹے ہونٹ ایسے تھے جیسے ان میں ہوا بھری ہو۔ اس نے اورنج اسپورٹ شرٹ پہن رکھی تھی اور اس کی گود میں بھاری اوور کوٹ رکھا تھا۔

ڈیوس نے بات آگے بڑھانے کی بجائے رسالہ کھول کر پھر مضمون پڑھنا شروع کردیا۔

"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے آپ مطالعہ جاری رکھیے۔ میری پروا نہ کریں۔"

اس کے بعد ان کے درمیان اگلے دس منٹ تک کوئی بات نہ ہوئی۔ طیارے کو جب سان فرانسسکو سے روانہ ہوئے دس منٹ ہوگئے تو موٹے پلپلے میک گریگر نے کہا "ڈیوس صاحب! اب ذرا اٹھ جائیے، آپ کو پیشاب آرہا ہوگا۔ لیوٹری کی طرف چلیے۔"

ڈیوس نے سر اٹھا کر کہا "آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا۔"

"ڈیوس صاحب، میرے اوور کوٹ کے نیچے اعشاریہ تین آٹھ کا ریوالور ہے۔" میک گریگر کا لہجہ سرد تھا۔

ڈیوس نے میک گریگر کی گود کی طرف دیکھا۔ اوور کوٹ اب تہ شدہ حالت میں اس کے بائیں ہاتھ پر پڑا تھا اوور کوٹ کی تہ میں سے ریوالور کی نال جھانک رہی تھی۔

"مسٹر میک گریگر یہ تو بتاؤ کہ مجھے گولی مارنے کے بعد کیا تم ہوا میں دھواں بن کر اڑ جاؤ گے؟"

"کیسی دل توڑنے والی باتیں کرتے ہو ڈیوس۔ یہ گولی مارنے کا تذکرہ بھلا میں نے کب کیا تھا۔ چلو اٹھو، مجھے بھی پیشاب آرہا ہے۔"

ڈیوس کو اٹھنا ہی پڑا۔ میک گریگر اس کے پیچھے پیچھے تھا، اوور کوٹ اس کے بازو پر پڑا تھا اور ریوالور اس کی تہ میں چھپا تھا۔ دونوں جہاز کے عقبی حصے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہ دائیں جانب فوڈ بوفے کے پاس سے گزرے۔ وہاں کیبن کی دیوار میں ایک ایمرجنسی کھڑکی بنی تھی۔ لیوٹری پہنچ کر میک گریگر نے مردوں کا کمرا کھولا اور ڈیوس کو اندر دھکیل کر خود بھی اس کے پیچھے پیچھے داخل ہوگیا۔ اندر میک گریگر نے ڈیوس کو سنک پر جھکادیا اور جلدی جلدی اس کی تلاشی لی۔

"شکر ہے، کوئی گن نہیں ہے۔" یہ کہہ کر میک گریگر نے ریوالور ڈیوس کے گلے پر رکھتے ہوئے کہا "مسٹر ڈیوس، اب غور سے میری بات سنو۔ تمہاری خیریت اسی میں ہے کہ تم ڈی سی کی تباہی کے بارے میں سب کچھ فراموش کردو۔ بلکہ میں تو چاہوں گا کہ تم یہ بات ہی بھول جاؤ کہ طیارہ بھی کوئی چیز ہوتا ہے۔ فی الوقت میں یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم بہت تیز و طرار چیز ہو تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ تمہاری توڑ پھوڑ نہیں کروں گا، ورنہ میں چاہوں تو اب بھی پستول کے دستے سے تمہاری کھوپڑی کو رنگین بنا سکتا ہوں۔ لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ اگلی مرتبہ میں اتنی نرمی کا مظاہرہ نہیں کروں گا۔"

"میری بات۔۔۔"

"تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے اس پر عمل کرو۔ تم کروتھرز کے سسر اور جینٹ کے باپ سے

کہو کہ تم اس کیس سے دست بردار ہو رہے ہو' سمجھے ڈیوس صاحب!"

ڈیوس نے کوئی جواب نہ دیا۔

اور اچانک میک گریگر نے ریوالور کا دستہ پوری قوت سے ڈیوس کی کھوپڑی کے پچھلے حصے پر گردن کے اوپر مارا۔ ڈیوس کی آنکھوں میں تاروں کی چمک پھوٹنے کے ساتھ اندھیرا پھیل گیا۔ بے ہوشی کے عالم میں اس کا منہ سنک میں گیا اور پھر وہ اسی کیفیت میں فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

○☆○

کسی کی آواز آئی "وہ ہوش میں آ رہا ہے۔"

کون ہوش میں آ رہا ہے۔۔۔ ڈیوس نے دکھتے ذہن کے ساتھ سوچا۔

"اب آپ کیسے ہیں مسٹر ڈیوس؟" کسی اور نے کہا۔

ڈیوس نے اوپر دیکھا۔ کئی چہرے اس پر جھکے ہوئے تھے۔ ان میں سے کوئی چہرہ بھی شناسا نہیں تھا "میں کہاں ہوں؟" اس نے سوال کیا۔

"سان فرانسسکو میں۔" ایک اور آواز آئی۔ یہ آواز ایک طویل قامت' نیلی آنکھوں اور مہربان چہرے والے آدمی کی تھی۔

"مسافروں کے اترنے کے بعد ہم نے آپ کو لیوٹری میں بے ہوش پایا تھا۔ آپ بہت بری طرح گرے تھے لیکن کوئی خطرے کی بات نہیں۔ میں نے زخم کی مرہم پٹی کر دی ہے' مجھے امید ہے کہ کوئی پیچیدگی یا خرابی پیدا نہیں ہو گی۔"

"آپ کا بہت بہت شکریہ۔ کیا تمام مسافر چلے گئے ہیں؟" ڈیوس نے پوچھا۔

"جی ہاں' کوئی خاص بات ہے؟"

"کیا میں مسافروں کی فہرست دیکھ سکتا ہوں۔ دراصل مجھے جہاز میں ایک شخص سے ملنا تھا اور میں اس کا نام بھول گیا ہوں۔"

"میں اسٹیوارڈس سے کہتا ہوں' وہ آپ کو فہرست دے دے گا۔ ویسے میں ڈاکٹر برک ہوں۔"

ڈیوس نے ڈاکٹر سے ہاتھ ملاتے ہوئے اپنا تعارف کرایا۔ اتنے میں اسٹیوارڈس مسافروں کی لسٹ بھی لے آیا۔ ڈیوس نے جلدی جلدی فہرست کو دیکھا۔ فہرست میں میک گریگر یا اس سے ملتا جلتا کوئی نام نہیں تھا۔ ڈیوس کے لیے یہ بات پریشان کن نہیں تھی۔ اس نے فہرست واپس کر دی۔

"کہیے' آپ کا کام ہوا؟" اسٹیوارڈس نے دریافت کیا۔

"ہاں' شکریہ' اب میں اس کو تلاش کر لوں گا۔" ڈیوس نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد ڈیوس ائرپورٹ سے باہر آ چکا تھا۔ ایک دیوار سے ٹیک لگا کر اس نے جلدی جلدی سگریٹ کے کش لیے۔ سگریٹ ختم کرنے کے بعد اس نے محسوس کیا کہ وہ میک گریگر کی دھمکی کو نظرانداز کرنے کے لیے تیار ہے۔ اسے اپنے آپ پر بڑا فخر ہوا۔ اب اس کی یہی خواہش تھی کہ اس غنڈے میک گریگر سے کہیں آمنا سامنا ہو جائے۔

ڈیوس تیزی سے رن وے کے علاقے کے گرد لگی ہوئی جالی کی طرف بڑھا۔ گیٹ پر اس نے وردی پوش گارڈ کو اپنا پیشہ ورانہ شناختی کارڈ دکھا کر دریافت کیا کہ ان سپرا ایبل ایر کرافٹ کمپنی کے ہینگرز کدھر ہیں۔ گارڈ نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو بتا دیا۔

ڈیوس گیٹ سے گزر کر ان ہینگروں کی طرف بڑھ گیا جن کی جانب گارڈ نے اشارہ کیا تھا۔ وہ پہلے ہینگر پر رک گیا۔۔۔ دو مکینک ڈانگریاں پہنے' ایک بینچ پر بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ ڈیوس ان کی طرف بڑھ گیا۔

"میں ان مکینیکوں کی تلاش میں ہوں جنہوں نے حادثے کا شکار ہونے والے ڈی سی فور طیارے کی سروس کی تھی۔"

دونوں میں سے ایک نے کہا "آخر تم ہو کیا چیز؟"

"میں اس حادثے کی نجی طور پر تحقیقات کر رہا ہوں۔" ڈیوس نے کہا۔

پستہ قد مکینیکوں نے کہا "اگر تم آگ کے خطرے کی اطلاع دینے والے الارم کے پہلو پر کام کر رہے ہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ طیارے کی تباہی کا کوئی تعلق اس الارم سے نہیں تھا۔ اس طیارے میں بم رکھا ہوا تھا۔"

"میں جانتا ہوں۔" ڈیوس نے کہا "ویسے کیا تم بھی اس طیارے کی سروس کرنے والے مکینیکوں میں شامل تھے؟"

"ہاں"

"ہوں' یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ کیا نام ہے تمہارا؟"

"جیری کہہ لو۔ تم کس کے لیے یہ تحقیقات کر رہے ہو؟"

"ایک خاتون کے والد کے لیے جو اس طیارے کے حادثے میں ہلاک ہو گئی۔" ڈیوس نے بتایا۔

"تم کروتھرز کی اہلیہ کی بات کر رہے ہو۔" جیری نے کہا۔

"ہاں کیا تم اس بدقسمت خاتون کو جانتے تھے؟"

"نہیں' میں نے سنا تھا کہ وہ کروتھرز کی اہلیہ ہے۔ کروتھرز بربینک میں چیف پائلٹ ہے۔" جیری نے بتایا اور سوال کیا "یہ بتاؤ کہ تم معلوم کیا کرنا چاہتے ہو؟"

"پہلی بات تو یہی کہ کیا آگ کے خطرے سے آگاہ کرنے والا نظام بالکل ٹھیک ٹھاک تھا؟"
"ہاں۔ ہم نے اس کو چیک کیا تھا۔ بس یہ غلط یا جھوٹے الارم والی بات تھی۔"
"کیا تم طیارے کے اندر گئے تھے؟" ڈیوس نے سوال کیا۔
"ہاں گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ مجھے کاک پٹ میں جاکر سگنل چیک کرنا تھا۔ کیوں؟"
"بس یوں ہی معلوم کر رہا تھا۔"
"تم کہیں مجھ پر تو شبہ نہیں کر رہے کہ طیارے میں بم میں نے رکھا تھا؟" جیری نے سوال کیا۔
"کسی نہ کسی نے تو رکھا ہی تھا۔"
"ہاں یہ بات تو یقینی ہے لیکن میں نے یہ کام نہیں کیا۔ اس طیارے پر کئی لوگ تھے جناب۔ ان میں سے کوئی بھی یہ کام کر سکتا تھا۔"
"لیکن وہ تو کوئی احمق شخص ہی ہوگا جو طیارے پر بم لے کر سوار ہوگا۔" ڈیوس نے کہا۔
"بات تمہاری بھی درست ہے لیکن مجھے اس معاملے میں نہ گھسیٹو۔ میں نے تو بس آگ کی وارننگ دینے والے سسٹم کو چیک کیا تھا۔"
"اچھا یہ بتاؤ کہ جب مسز کروتھرز اس طیارے میں سوار ہوئیں تو کیا تم آس پاس موجود تھے؟"
"ہاں۔ میں وہیں تھا۔"
"کیا وہ خوب صورت تھی؟"
"اس کے سنہرے بال بہت خوب صورت تھے۔ اس کے بال اس کی شخصیت کو پرکشش بناتے تھے باقی اس میں کوئی اور خاص بات نہ تھی۔ سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے حیرانی بھی ہوئی تھی۔" جیری نے بتایا۔
"حیرانی ہوئی تھی؟ کس بات پر؟"
"اس بات پر کہ ٹونی اس عورت کے لیے زحمت کرلے گا۔"
"کون؟ کون زحمت کرے گا؟"
"ٹونی۔ ٹونی رینڈل۔ وہ اس کو لے کر طیارے تک گیا تھا۔"
"کیا مطلب ہے تمہارا؟"
"ٹونی رینڈل اندر ٹکٹ فروخت کرتا تھا۔ وہ اسے طیارے تک چھوڑنے آیا اور اس کو طیارے میں سوار کرایا۔"

"تم پورے وثوق سے یہ بات کہہ رہے ہو کہ وہ ٹونی رینڈل ہی تھا۔"
جیری نے ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے کہا "جناب میں تین برس سے یہاں کام کر رہا ہوں۔ کیا اب بھی میں اس کو دیکھ کر نہیں پہچانوں گا۔ وہ ٹونی ہی تھا۔ اس نے مسز کروتھرز کو اس کی نشست تک پہنچایا تھا۔ بہرحال میں اس کی اس حرکت پر حیران تھا۔"
"کیوں؟"
"وہ اس لیے کہ ٹونی خوب صورت ہے، دلکش شخصیت کا مالک ہے جبکہ مسز کروتھرز، بس اس کو آپ انسان کی اولاد کہہ سکتے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کی طبیعت خراب ہو اس لیے ٹونی اس کو چھوڑنے گیا ہو۔ وہ بہت نیک دل اور رحم دل شخص ہے۔" جیری نے کہا "لیکن بہتر ہے کہ آپ مزید پوچھ گچھ نہ کریں۔ میں مرنے والوں کے بارے میں زیادہ رائے زنی کرنا نہیں چاہتا۔ بہرحال وہ خاتون یا تو بیمار تھی یا پھر مدہوش کیونکہ ٹونی نے سیڑھیاں چڑھتے وقت اس خاتون کو سہارا دیے رکھا تھا۔ پھر وہ ٹونی کے سہارے ہی اپنی نشست تک پہنچی تھی۔"
"تم نے کہا کہ ٹونی یہاں ٹکٹ فروخت کیا کرتا تھا۔ تو کیا اس نے ملازمت چھوڑ دی ہے۔"
"ہاں، وہ ملازمت چھوڑ گیا ہے۔"
"میں اس سے کہاں مل سکتا ہوں؟"
"کل صبح دفتر سے شاید تمہیں اس کے گھر کا پتا مل جائے لیکن مسٹر اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو اس کو پریشان نہ کرتا۔"
"وہ کیوں؟"
"اس لیے کہ وہ ان دنوں ہنی مون منا رہا ہے۔"

○☆○

اس رات ڈیوس گہری نیند سویا۔ صبح جب وہ بیدار ہوا تو اس کی کھوپڑی کی تکلیف ختم ہو گئی تھی۔ درد نام کو نہ تھا۔ وہ جلدی جلدی تیار ہوا۔ ناشتا کیا اور پھر وہ ان سپر ایبل ایر کرافٹ کمپنی کے سان فرانسسکو آفس پہنچ گیا۔
دفتر والوں نے بتایا کہ رینڈل استعفا دے چکا ہے، تاہم دفتر والوں نے رینڈل کے گھر کا پتا ڈیوس کو دے دیا۔ ڈیوس پتا لے کر آیا اور ٹیکسی کرکے ڈرائیور کو منزل کا پتا بتا دیا۔
رینڈل کا فلیٹ شہر کے اچھے علاقے میں نہیں تھا۔ یہ اوسط درجے کے لوگوں کی بستی تھی اور یہ فلیٹس بھی قدیم طرز کے تھے۔ مطلوبہ فلیٹ پر پہنچ کر ڈیوس نے گھنٹی بجائی۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا۔ جس خاتون نے دروازہ کھولا اس کی عمر پچاس کے لگ بھگ تھی۔ اس کا چہرہ ابھی تک کولڈ کریم

سے چکنا ہو رہا تھا "جی فرمائیے۔"
"میں ٹونی رینڈل سے ملنے آیا ہوں۔" ڈیوس نے کہا "میں اس کا پرانا دوست ہوں۔ فوج میں ملازمت کے دوران ہماری ملاقات ہوئی تھی۔ میں ان سیرا ایبل ایر کرافٹ کمپنی بھی گیا تھا لیکن پتا چلا کہ اس نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کیا آپ بتائیں گی کہ وہ مجھے کہاں مل سکتا ہے۔"
لینڈ لیڈی نے شک و شبے بھری نظروں سے ڈیوس کو دیکھتے ہوئے کہا "وہ اب یہاں نہیں رہتا۔"
"کیا ستم ظریفی ہے کہ میں نیویارک سے سفر کر کے یہاں آیا اور اب مجھے اس کا پتا بھی نہیں مل رہا۔"
"کیا اس نے اپنا نیا پتا یہاں نہیں چھوڑا؟"
"نہیں۔ بات یہ ہے کہ وہ شاید یہ جگہ چھوڑ کر نہ جاتا لیکن شادی کی وجہ سے وہ چلا گیا۔"
"ارے واہ' یہ تو آپ نے کمال کی خبر سنائی کہ ٹونی نے شادی کر لی ہے۔ کون ہے وہ خوش قسمت جو ٹونی کی بیوی بنی ہے؟"
"اس لڑکی کا نام ایلس ٹرمبل ہے۔" لینڈ لیڈی نے بتایا۔
"ایلس ٹرمبل۔ کیا آپ کے پاس اس کا فون نمبر ہے۔"
"اندر آجاؤ۔" بالآخر لینڈ لیڈی نرم پڑ گئی۔
ڈیوس اس کے پیچھے پیچھے فلیٹ میں آیا۔ لینڈ لیڈی اس کو ٹیلی فون کے پاس لے آئی۔ ٹیلی فون کے ساتھ دیوار پر کئی نمبر لکھے ہوئے تھے۔ لینڈ لیڈی نے ایک نمبر پر انگلی رکھتے ہوئے کہا "یہ ہے ایلس ٹرمبل کا نمبر۔ مگر جوان' تمہیں کال کے پیسے دینا ہوں گے۔"
ڈیوس نے جلدی جلدی نمبر نوٹ کیا' اور لینڈ لیڈی سے اجازت لے کر باہر آگیا۔ تھوڑے فاصلے پر اس کو ٹیلی فون بوتھ مل گیا۔ ڈیوس بوتھ میں داخل ہوا اور نمبر ڈائل کیا "ہیلو۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ دیکھیے مجھے مس ٹرمبل سے بات کرنا ہے۔"
"میں بول رہی ہوں۔ فرمائیے؟"
"میں ڈیوس بات کر رہا ہوں۔ میں ٹونی رینڈل کا پرانا دوست ہوں۔ اس نے کہا تھا کہ اگر میں کبھی سان فرانسسکو آؤں تو اس سے ضرور ملاقات کروں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ وہ مجھے مل نہیں پا رہا۔ اس کی لینڈ لیڈی نے بتایا کہ آپ اور وہ..."
"اوہ۔ آپ میری بہن کی بات کر رہے ہیں۔ میں ایبی ٹرمبل ہوں۔"
"معاف کیجیے' مجھے پتا نہیں تھا۔ کیا آپ اپنی بہن کو بلا دیں گی۔"
"اب وہ میرے ساتھ نہیں رہتی۔ ٹونی نے اس سے شادی کر لی ہے۔"
"یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔ تو اب وہ کہاں رہتے ہیں۔ کوئی پتا' فون نمبر۔"
"وہ ہنی مون منانے گئے ہوئے ہیں۔"
"اُفوہ' یہ تو بہت برا ہوا۔ بات یہ ہے مس ٹرمبل کہ میں آج رات ہی نیویارک واپس جا رہا ہوں۔ میں... کیا یہ ممکن ہے کہ میں آپ کی طرف آجاؤں اور آپ مجھے ٹونی کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیا کرتا رہا ہے" وہ ایک اجنبی کو اپنے گھر بلانے سے کترا رہی تھی۔
"میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کا زیادہ وقت ضائع نہیں کروں گا۔ مجھے ویسے بھی ابھی کچھ کام نمٹانے ہیں اور ہاں ٹونی نے ایک مرتبہ مجھے کچھ رقم ادھار دی تھی۔ سوچتا ہوں وہ رقم آپ کو دے دوں تاکہ اس تک پہنچ جائے' بشرطیکہ آپ کو اعتراض نہ ہو۔"
"ٹھیک ہے' آپ آجائیے' میں انتظار کر رہی ہوں۔" ایبی نے کہا۔
"کیا آپ مجھے اپنا پتا بتائیں گی؟" ایبی نے پتا بتا دیا تو ڈیوس نے کہا "ٹھیک ہے' میں گھنٹا سوا گھنٹے میں پہنچ رہا ہوں۔"
ٹھیک ایک گھنٹے بعد وہ ایبی ٹرمبل کے اپارٹمنٹ میں بیٹھا تھا۔ ایبی زرد بالوں والی نوجوان خوب رو حسینہ تھی۔ اس کی سبز آنکھوں میں کسی جھیل کی سی گہرائی تھی۔
"تو آپ ہیں مسٹر ڈیوس' ٹونی کے دوست۔" ایبی نے شائستگی لیکن رکھائی سے کہا۔
"جی ہاں۔" یہ کہتے ہوئے ڈیوس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا جو بند تھا "سب سے پہلے تو میں اپنے ذہن سے یہ بوجھ اتار دوں۔ براہ کرم آپ ٹونی سے کہیے گا کہ میں نے اس کے لیے اس کا بے حد شکریہ ادا کیا ہے۔"
ایبی نے لفافہ لے کر بغیر کچھ کہے لاتعلقی سے اس کو میز پر ڈال دیا اور ڈیوس نے سوچا کہ یہ حسینہ تو بہت سرد مزاج معلوم ہوتی ہے۔
"ٹونی کی شادی کا سن کر حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی۔" ڈیوس نے گفتگو کا سلسلہ آگے بڑھانے کی کوشش کی۔
"بس بہت ہی اچانک شادی ہوئی ہے یہ۔"
"اس کا مطلب کیا یہ ہے کہ ٹونی اور آپ کی بہن کی

ملاقات کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔"
"بس تین ماہ ہوئے ہیں انہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔"
"میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کی بہن سے اس کی ملاقات کیسے ہوئی؟"
"بس ہو ہی گئی ملاقات، جیسے اکثر لوگوں کی ملاقات ہو جاتی ہے۔ کسی کلب میں، کسی کافی ہاؤس میں۔ کہیں بھی۔"
"کیا آپ کو ٹونی پسند نہیں۔" ڈیوس نے غیر متوقع طور پر سوال کیا۔
اینی اس سوال پر حیران رہ گئی "میں؟ حقیقت یہ ہے کہ میں اس کو پسند کرتی ہوں۔ ایلس کے لیے تو وہ نہایت ہی موزوں ہے۔" اینی نے کہا "ہم جب سان فرانسسکو آئے تو ایلس بہت لاابالی تھی۔ ہم اس سے پہلے لاس اینجلز میں رہتے تھے۔ پھر جب والدہ کا انتقال ہوا اور مجھے ملازمت کے سلسلے میں یہاں آنا پڑا تو ایلس بھی آ گئی۔ والدہ کے انتقال اور اس منتقلی کا اس پر کافی اثر پڑا۔ اچھا ہوا کہ ٹونی جلد ہی اس کی زندگی میں داخل ہو گیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ یہاں بس تم دونوں بہنیں رہا کرتی تھیں؟"
"ہاں اس کا مطلب یہی ہے۔" اینی نے مسکرا کر کہا "بات یہ ہے کہ ایلس اور میں، ہم دونوں کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ والد کا انتقال تو ہمارے بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔ اب ایلس کی شادی ہو گئی ہے۔ میں بہت خوش ہوں۔"
"ان کی شادی کب ہوئی؟"
"۶ جنوری کو۔ ان کا ہنی مون خاصا طویل ہو گیا ہے۔"
6 جنوری۔ ڈیوس نے سوچا۔ اسی تاریخ کو ڈی سی 4 تباہ ہوا تھا۔ "اب وہ کہاں ہیں؟"
"لاس ویگاس میں۔"
"لاس ویگاس میں کہاں؟"
اینی پھر مسکرائی "آپ ان دونوں کی تفریح غارت کرنے کے لیے تو وہاں جانے کا پروگرام نہیں بنا رہے۔"
"ارے نہیں بھئی۔" ڈیوس نے قہقہہ لگا کر کہا "میں نے تو بس یونہی پوچھ لیا تھا۔"
"سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ شادی کے بعد سے مجھے ان کا بس ایک تار موصول ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ انہیں یہ بات ہی یاد نہیں ہو گی کہ اینی نام کی کوئی لڑکی بھی ہے۔"
"ہنی مون چیز ہی شاید ایسی ہے کہ کسی تیسرے کا خیال ہی نہیں آتا۔" ڈیوس نے کہا "ہاں سنا ہے کہ ٹونی نے ملازمت چھوڑ دی ہے۔"
"ہاں۔ بات یہ ہے کہ ٹونی کو وہاں اس کی صلاحیت کے مطابق تنخواہ نہیں مل رہی۔ ٹونی بہت ذہین اور باصلاحیت شخص ہے۔ اس کا اور ایلس کا کہنا ہے کہ ہنی مون کے بعد وہ ملازمت تلاش کریں گے اور جہاں بھی ملازمت مل گئی وہیں وہ رہائش اختیار کر لیں گے۔"
"ٹونی نے ملازمت کب ترک کی تھی؟" ڈیوس نے سوال کیا۔
"شادی سے چند روز قبل بلکہ نہیں۔ اس نے سال نو کے موقع پر ملازمت ترک کی تھی۔" اینی نے کہا۔
"اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اس روز ٹکٹ فروخت نہیں کر رہا تھا۔"
"کس روز؟" اینی نے حیرت سے کہا۔
"جس روز اس کی شادی ہوئی تھی۔" ڈیوس نے جلدی سے کہا۔
"نہیں۔ اس روز وہ ٹکٹ نہیں فروخت کر رہا تھا۔"
اینی نے کہا "ویسے مسٹر ڈیوس، ٹونی سے آپ کی ملاقات کہاں ہوئی تھی؟"
"فوج میں ملازمت کے دوران، پچھلی جنگ کے موقع پر۔"
"مگر ٹونی تو نیوی میں تھا۔"
ڈیوس کو یوں لگا جیسے اس سے بڑا احمق دنیا میں کوئی نہ ہو "شاید میں نے کوئی غلط بات کہہ دی ہے۔"
اینی نے سرد نظروں سے اس کو گھور کر کہا "مسٹر ڈیوس بہتر یہی ہے کہ آپ فوراً میرے گھر سے نکل جائیں۔"
"میں ایک پرائیویٹ سراغ رساں ہوں اور میں اپنے ایک مؤکل کے لیے ایک حادثے کی تحقیقات کر رہا ہوں۔"
"کون سے حادثے کی تحقیقات کر رہے ہیں آپ؟"
"سیاٹل میں ایک ڈی سی فور طیارہ گر کر تباہ ہو گیا تھا۔ اس حادثے میں میرے مؤکل کی بیٹی بھی ہلاک ہو گئی تھی۔ وہ طیارہ ایک بم سے تباہ کیا گیا تھا۔"
"کیا یہ کوئی نئی کہانی گھڑی ہے تم نے مسٹر ڈیوس؟"
ڈیوس نے ہاتھ اٹھا کر قسم کھانے والے انداز میں کہا "خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہہ رہا ہوں کہ میں صرف سچ بول رہا ہوں۔ میری تحقیقات کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ اس طیارے میں بم کس نے رکھا تھا؟"
"اور تمہارا خیال ہے کہ یہ کام ٹونی نے کیا تھا؟"
"میں نے یہ تو نہیں کہا۔ لیکن مجھے تمام امکانات کی تحقیقات کرنا ہے۔"

اینی اچانک مسکرائی "مسٹر ڈیوس کیا تم نے یہ پیشہ نیا نیا اختیار کیا ہے؟"

"نہیں۔ میں اس پیشے میں تو بہت عرصے سے ہوں لیکن یہ کیس میری لائن سے ذرا ہٹا ہوا ہے۔"

"ویسے یہ کام بہت دلچسپ اور سنسنی خیز ہوگا؟"

"عموماً یہ کام بہت اکتا دینے والا ہوتا ہے۔" ڈیوس یہ کہتے ہوئے کھڑا ہوگیا "میں بہرحال آپ کا بہت بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور غلط بیانی کرنے پر معذرت۔"

"اگر آپ صاف صاف بتا دیتے تب بھی میں سب کچھ بتا دیتی۔ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لیے میں ہمیشہ تیار رہتی ہوں۔ ارے ہاں اپنا یہ لفافہ واپس لیتے جائیے۔" اینی نے ہنستے ہوئے کہا۔

اینی اس کو چھوڑنے دروازے تک آئی۔ خدا حافظ کہتے ہوئے نہایت گرم جوشی سے ہاتھ ملایا۔ "گڈ لک۔" یہ اینی کے آخری الفاظ تھے۔

○☆○

بٹلر نے دروازہ کھولا اور اعلان کیا "مسٹر ڈیوس تشریف لائے ہیں جناب۔"

ڈیوس نے مسکرا کر بٹلر کو دیکھا اور کمرے میں داخل ہوگیا۔ یہ کمرا ہر قسم کی بیش قیمت کراکری سے بھرا ہوا تھا۔ ایک لمحے کو ڈیوس نے سوچا کہ وہ غلط کمرے میں آنکلا ہے۔ پھر اس کی نظر ایلی سن پر پڑی جو ایک بڑی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

ایلی سن کی عمر اگرچہ ۷۰ سال سے تجاوز کرچکی تھی لیکن اپنے چہرے مہرے سے اتنا معمر دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اس نے اٹھ کر ڈیوس سے ہاتھ ملایا۔

"آؤ ڈیوس آؤ۔ کہو خیریت سے تو ہو۔ یہ بتاؤ کہ تم اس حادثے کے بارے میں کچھ معلوم کرپائے؟"

"ابھی تک تو خیریت سے ہوں۔" ڈیوس نے یہ کہہ کر طیارے میں پیش آنے والے واقعے کا مختصراً احوال بتایا پھر کہا "حادثے کے بارے میں میری تحقیقات کچھ آگے بڑھی ہیں لیکن اس وقت میں رقم کے سلسلے میں آیا ہوں۔"

"تم بہت صاف گو شخص ہو، نوجوان۔"

"جی ہاں، رقم کے معاملے میں، میں صاف گوئی سے کام لیتا ہوں۔"

"کتنی رقم کی ضرورت ہوگی؟"

"چند سو ڈالر کی۔ مجھے لاس ویگاس جانا اور آنا ہے۔ پھر وہاں معلومات حاصل کرنے کے لیے بھی مجھے کچھ رقم خرچ کرنا پڑے گی۔"

"میں تمہیں چیک دیے دیتا ہوں لیکن مجھے پتا تو چلے کہ تم نے اب تک کیا معلوم کیا ہے؟"

"کچھ زیادہ نہیں۔ ہاں مسٹر ایلی سن کیا آپ کسی ٹونی رینڈل کو جانتے ہیں؟"

ایلی سن نے چونک کر سر اٹھا "کیوں؟"

"جناب، اس نے آپ کی بیٹی کو طیارے میں سوار کرایا تھا۔ کیا آپ اسے جانتے ہیں؟"

ایلی سن کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ اس کی مٹھیاں بھنچ گئیں "کیا اس الو کے پٹھے کا اس میں کوئی ہاتھ ہے؟"

ڈیوس نے اپنا سوال پھر دہرایا "کیا آپ اس کو جانتے ہیں؟"

"ہاں، میں اس کو خوب اچھی طرح واقف ہوں۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس نے جینٹ کو طیارے میں سوار کرایا تھا؟"

"ایک چشم دید گواہ نے بتایا ہے۔"

"اگر اس کا اس حادثے میں کوئی ہاتھ ہوا تو میں اس کو جان سے مار ڈالوں گا۔"

"مسٹر ایلی سن آپ ٹونی رینڈل کو کیسے جانتے ہیں؟"

ایلی سن کا غصہ قدرے کم ہوا۔ اس نے کمزور لہجے میں کہا "جینٹ اس سے ملا کرتی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ ٹونی سے محبت کرتی ہے۔ ٹونی کوئی اچھا آدمی نہیں ہے۔"

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ کی بیٹی کروتھرز کی بجائے ٹونی سے شادی کرنا چاہتی تھی؟"

"نہیں۔" ایلی سن نے مردہ آواز میں کہا "میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ ٹونی رینڈل سے اس کی ملاقات شادی کے بعد ہوئی تھی۔ پھر اس نے مجھے کسی ذریعے سے کہلوایا کہ وہ کروتھرز سے طلاق لینا چاہتی ہے۔" ایلی سن نے پھر مٹھیاں بھینچ لیں "ڈیوس تم کروتھرز کو نہیں جانتے۔ وہ بہت اچھا انسان ہے۔ مجھے وہ اپنے سگے بیٹے کی طرح عزیز ہے۔ میرا کوئی بیٹا نہیں ہے نا۔ شکر ہے کہ وہ اب بھی میرے ساتھ ہے۔"

"تو آپ کی بیٹی کروتھرز سے طلاق لینا چاہتی تھی۔ کیا اس نے کروتھرز کو بھی اس بارے میں بتا دیا تھا؟"

"ہاں۔" ایلی سن نے کہا "لیکن میں نے جینٹ سے دو ٹوک انداز میں کہہ دیا تھا کہ اگر اس نے اس قسم کی حماقت کی تو میں اس کا جیب خرچ بند کردوں گا۔ اس کو وراثت کے

حق سے بھی محروم کردوں گا۔ اس کے بعد جینٹ نے فوراً ہی اپنا ارادہ بدل دیا۔ اس نے ٹونی سے تعلقات ختم کر لیے۔"

"یہ کب کی بات ہے؟"

"چھ ماہ پہلے کی۔"

"اور آپ کے خیال میں اس کے بعد جینٹ نے اس سے ملنا جلنا ترک کردیا تھا۔"

"میرا یہی خیال تھا لیکن اب جبکہ تم نے یہ بتایا ہے کہ ٹونی نے جینٹ کو طیارے میں سوار کرایا تھا تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"خاصی پیچیدہ بات ہے۔"

"کیا تمہارے خیال میں جینٹ واشنگٹن میں ٹونی سے ملاقات کرنے والی تھی؟"

"اس بارے میں، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"میرا خیال ہے ایسا نہیں تھا۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ دونوں ساتھ جاتے۔" ایلی سن نے کہا۔

"ہوسکتا ہے کہ ساتھ اس لیے نہیں گئی کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی انہیں ساتھ ساتھ دیکھے۔ ویسے کیا آپ کو معلوم ہے کہ جینٹ کمپنی کے پاس پر سفر کررہی تھی۔"

"یہ تو بہت عجیب بات ہے۔"

"اس بنا پر کہ آپ کی اتنی دولت ہونے کے باوجود وہ کمپنی پاس پر سفر کررہی تھی۔"

"ہاں، اور اس بنا پر بھی کہ میں کروتھرز کو بھی ہر ماہ باقاعدگی سے کچھ نہ کچھ رقم دیتا ہی رہتا ہوں تاکہ وہ اچھی اور آرام دہ زندگی بسر کرسکے۔ اب بھی جبکہ جینٹ مرچکی ہے میں اس کی مدد کررہا ہوں۔ بہرحال وہ ایک خوددار شخص ہے اسی لیے میں بہت احتیاط سے اس کی مدد کرتا ہوں تاکہ اس کی انا کو ٹھیس نہ پہنچے۔ شاید جینٹ کو کمپنی پاس پر سفر کرانا اس کی اسی خودداری کا نتیجہ تھا۔"

"اچھا تو مسٹر ایلی سن، میں چلتا ہوں۔ اب میں ٹونی رینڈل سے پوچھ گچھ کروں گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس نے شادی کرلی ہے؟"

"نہیں، اس کا مجھے علم نہیں تھا۔" ایلی سن نے جواب دیا۔

"جی ہاں، اس نے اسی روز شادی کی ہے جس دن طیارے کا حادثہ ہوا تھا۔"

"اس روز شادی کی تھی! تو پھر وہ ائرپورٹ پر جینٹ کے ساتھ کیا کررہا تھا؟"

"یہ ایک اچھا سوال ہے۔" ڈیوس نے کہا، پھر قدرے وقفے کے بعد بولا "مسٹر ایلی سن کیا اب آپ مجھے وہ چیک دیں گے۔"

○☆○

رات کا ہلکا سا کھانا کھانے کے بعد سگریٹ پی کر ڈیوس نے ویگاس جانے کے لیے اپنے سفری بیگ میں کپڑے اور ضروری سامان رکھنا شروع کردیا۔ ابھی وہ بیگ کو بند کرکے فارغ ہی ہوا تھا کہ اس کے اپارٹمنٹ کے دروازے پر دستک کی آواز ابھری۔ ڈیوس نے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ آنے والا چیف پائلٹ نکولس کروتھرز تھا۔ اس وقت وہ ائرکرافٹ کمپنی کے یونی فارم میں تھا۔

"آئیے مسٹر کروتھرز۔ حیران ہوں، کیسے آنا ہوا۔" ڈیوس نے کہا۔

کروتھرز اندر آگیا۔ اس نے ایک نظر چاروں طرف ڈالی

"بیٹھیے۔" ڈیوس نے ایک صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کروتھرز کے بیٹھتے ہی ڈیوس نے پھر کہا "کچھ پینا پسند کریں گے۔ بوربن؟"

"ضرور۔" کروتھرز نے کہا۔

ڈیوس نے ایک گلاس میں بوربن انڈیل کر کروتھرز کو دیتے ہوئے کہا "کہیئے کیسے آنا ہوا۔"

کروتھرز نے ایک ہی سانس میں گلاس خالی کردیا۔ ڈیوس نے مزید بوربن اس کے گلاس میں انڈیل دی۔ اس مرتبہ کروتھرز نے بوربن کا ایک گھونٹ لے کر کہا "میں یہاں جینٹ کی وجہ سے آیا ہوں۔"

"اس کی وجہ سے کیوں؟"

"میں تم سے بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اس معاملے کو یہیں پر ختم کردو۔ مسٹر ایلی سن سے کہہ دو کہ تم اس کیس سے علیحدہ ہو رہے ہو۔"

"مگر کیوں، کوئی وجہ؟"

"مسٹر ایلی سن تمہیں کیا معاوضہ دے رہے ہیں۔" کروتھرز نے ڈیوس کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"یہ معاملہ میرے اور مسٹر ایلی سن کے درمیان ہے۔"

"میں تمہیں اس سے زیادہ رقم دینے کے لیے تیار ہوں شرط یہی ہے کہ تم اس معاملے کو یہیں پر ختم کردو۔"

ڈیوس نے اس مرحلے پر میک گریگر کی دھمکی کے بارے میں سوچا اور کہا "مسٹر کروتھرز تم جس انداز میں بات کررہے ہو اس سے مجھے ایک اور شخص یاد آرہا ہے۔"

کروتھرز کو جیسے ڈیوس کی اس بات سے کوئی غرض نہیں تھی۔ اس نے کہا "سنو مسٹر ڈیوس۔ اس معاملے میں تمہاری

کوئی شخص یا جذباتی وابستگی تو ہے نہیں۔ تمہارے لیے تو بس یہ ایک کام ہے جو تم پیسے کے لیے کر رہے ہو۔ میں تمہیں اس سے زیادہ رقم دے رہا ہوں جو تمہیں مسٹر ایلی سن سے ملے گی۔ اس لیے بہتر ہے کہ تم چپ چاپ میری بات مان لو۔"

"میں تمہاری بات مان سکتا ہوں بشرطیکہ تم مجھے یہ بتا دو کہ تم اس کیس کی تحقیقات کیوں رکوانا چاہتے ہو؟"

"میں چاہتا ہوں کہ اس حادثے کو یکسر بھلا دیا جائے۔"

"ہاں بہت سے لوگ چاہیں گے کہ اس معاملے کو فراموش کر دیا جائے۔ ان لوگوں میں وہ شخص بھی شامل ہوگا جس نے طیارے میں بم رکھا تھا۔" ڈیوس نے کہا۔

کروتھرز کی آنکھیں پھیل گئیں "کہیں تم اس سلسلے میں مجھ پر تو شبہ نہیں کر رہے؟"

"تم نے اس طیارے میں سفر کیا تھا۔ تم ایسا کر سکتے تھے۔"

"اور میں نے ایسی حرکت کیوں کی ہوگی بھلا؟"

"میں کئی وجوہ پیش کر سکتا ہوں۔"

"مثلاً۔" کروتھرز نے بوربن کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"مثلاً یہی کہ شاید تمہیں جینٹ کی ٹونی سے میل ملاقات پسند نہ ہو۔"

کروتھرز نے تلخ ہنسی کے درمیان کہا "تمہارا خیال ہے کہ میں اس بارے میں پریشان تھا۔ میں جینٹ کی ایسی حرکتوں کا عادی تھا۔ ٹونی رینڈل میرے لیے کبھی پریشانی کا سبب نہیں بنا۔"

"تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جینٹ کے دوسرے لوگوں سے بھی تعلقات تھے؟"

"ہاں ڈیوس، جینٹ اس معاملے میں بڑی شوقین تھی۔ جس طرح مسٹر ایلی سن کو عمدہ سے عمدہ کراکری جمع کرنے کا شوق ہے اسی طرح جینٹ کو یار دوست جمع کرنے کا شوق تھا۔"

"کیا مسٹر ایلی سن کو علم تھا؟"

"کہہ نہیں سکتا لیکن یہ بات یقینی ہے کہ مسٹر ایلی سن اپنی بیٹی کی بے راہ روی سے واقف تھے۔ جینٹ بہت احتیاط سے کام لیتی تھی اسی وجہ سے ٹونی رینڈل سے اس کے تعلقات پہلی مرتبہ سامنے آئے۔ باقی معاملات پر پردہ ہی پڑا رہا۔"

"مطلب یہ ہوا مسٹر کروتھرز کہ تم ان تمام معاملات سے باخبر تھے اور ان باتوں پر تمہیں کوئی پریشانی بھی نہیں تھی؟"

"ذرہ برابر پریشانی نہیں تھی مجھ کو۔ وجہ یہ ہے کہ میں خود بھی کوئی فرشتہ نہیں ہوں۔ جینٹ کی آوارگی پر مجھے کوئی اعتراض نہ تھا۔ لیکن اگر وہ کسی یار کی خاطر مجھے چھوڑنے کا سوچتی تو یہ مختلف بات تھی۔"

"تمہیں اس کو طلاق دینا گوارا نہیں تھا؟"

"ہرگز نہیں۔ سنو مسٹر ڈیوس میں زر پرست شخص ہوں۔ جینٹ میرے لیے بہت بڑا بینک اکاؤنٹ تھی۔ مسٹر ایلی سن کے پاس میرے اندازے سے بھی زیادہ دولت ہے۔ اتنی کہ میں نے کبھی اس کا تصور بھی نہیں کیا۔ پھر مسٹر ایلی سن بہت دریا دل واقع ہوئے ہیں۔ وہ ہمارا خیال رکھتے تھے۔ میں چاہتا تو کسی وقت بھی ائرلائن کی ملازمت ترک کر دیتا اور مسٹر ایلی سن میرے لیے کوئی اور کاروبار جما دیتے لیکن میں ائرلائن سے اس لیے وابستہ رہا کہ پرواز کرنا مجھے پسند ہے۔ اب جبکہ جینٹ اس دنیا میں نہیں رہی شاید میرے عیش و آرام کے دن گزر گئے ہیں۔"

"مگر میں نے تو سنا ہے کہ مسٹر ایلی سن اب بھی تمہاری مالی مدد کرتے ہیں۔"

"ہاں، لیکن میرا خیال ہے کہ جلد ہی یہ سلسلہ بند ہو جائے گا۔" کروتھرز نے کہا "ابھی شاید وہ اس لیے میری مدد کرتے ہیں کہ جینٹ کو مرے چند ہی دن ہوئے ہیں۔ غم ابھی تازہ ہے۔ وہ مجھے اب بھی داماد سمجھتے ہیں۔ بات یہ ہے مسٹر ڈیوس کہ جب کوئی انسان حادثے کا بیمہ کراتا ہے تو اس لیے نہیں کراتا کہ اس کو کسی حادثے کا شکار ہونے کی توقع ہوتی ہے۔ جینٹ بھی میرے لیے بیمہ پالیسی تھی۔ اس کی زندگی میں میرے سسر میرا خیال رکھتے تھے، ہماری وہ ضروریات بھی وہ پوری کرتے تھے میری تنخواہ جن کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی۔ میں بھلا اس بیمہ پالیسی سے محروم ہونا کیوں پسند کرتا۔ اسی لیے مجھے اس کی آوارگی پر کوئی اعتراض نہ تھا۔"

"وہ تو ٹھیک ہے، تم مجھے یہ بتاؤ کہ آخر تم کیوں چاہتے ہو کہ میں اس کیس پر کام نہ کروں؟"

"اس لیے کہ میں حالات کو جوں کا توں برقرار رکھنا چاہتا ہوں۔ جینٹ کی یاد کے حوالے سے اب وہ میری ضروریات پوری کرتے رہیں یہی میری خواہش ہے۔ فرض کرو کہ تم نے یہ معلوم کر لیا کہ طیارے میں بم کس نے رکھا تھا۔ پھر گویا گتھی حل ہو جائے گی۔ مسٹر ایلی سن کو قرار آ جائے گا۔ ایسی صورت میں عین ممکن ہے کہ مجھ سے ان کا تعلق بھی ختم ہو جائے اور میری آمدنی کا ذریعہ بند ہو جائے جبکہ موجودہ حالت میں یہ امکان بھی ہے کہ وہ مجھے اپنا واحد وارث قرار دے دیں۔"

"ویسے تم بھی بہت عیار اور مکار شخص ہو۔"

کروتھرز مسکرایا "کیا اس لیے کہ میں اپنے سرمائے کو

بچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ کیا اس لیے کہ مجھے جینٹ کے مرنے کا کوئی غم نہیں۔ اب میری بات غور سے سنو ڈیوس۔ سچی بات یہ ہے کہ میں اور جینٹ دونوں ایک دوسرے کی عادتوں اور حرکتوں سے نفرت کرتے تھے۔ میں اس کو اس لیے برداشت کرتا تھا کہ مجھے ایلی سن کی دولت سے غرض ہے۔ وہ میرے ساتھ زندگی گزارنے پر اس لیے مجبور تھی کہ اس کو علم تھا کہ اس نے مجھے چھوڑا تو وہ پائی پائی کو محتاج ہوجائے گی۔ اس لیے ہماری رفاقت مجبوریوں کی رفاقت تھی۔ اب بتاؤ کہ تم کیا کہتے ہو ڈیوس؟"

"میں تم سے بس یہی کہوں گا کہ فوراً یہاں سے دفع ہوجاؤ۔"

"ہوش کی بات کرو ڈیوس۔ میری بات۔۔۔"

"بہتر یہی ہے کروتھرز کہ تم اب چلتے پھرتے نظر آؤ اور آئندہ کبھی یہاں نہ آنا۔"

کروتھرز کچھ دیر تک ڈیوس کو گھورتا رہا۔ اس کی آنکھوں سے نہ غصہ عیاں تھا نہ کینہ۔ آخر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ دروازے پر پہنچ کر کروتھرز نے پلٹ کر کہا "میری پیشکش ٹھکرا کر تم حماقت کا ثبوت دے رہے ہو۔"

ڈیوس خاموش رہا۔

کروتھرز جاچکا تھا اور ڈیوس سوچ رہا تھا کہ اس معاملے میں تو شاید ابتدا ہی سے وہ حماقتیں کرتا چلا آرہا ہے۔ اس کو تو پہلے ہی روز کہہ دینا چاہیے تھا کہ نہیں مسٹر ایلی سن یہ کام میرے بس کا نہیں ہے۔ میں یہ کیس نہیں لے سکتا۔ لیکن اس نے یہ آسان راہ نہ اپنائی اور اس کیس میں ہاتھ ڈال دیا۔ بات یہ تھی کہ ایلی سن نے اس کو جو معاوضہ دینے کی پیشکش کی تھی وہ بڑی پرکشش تھی۔ اسی لیے وہ اس میں ٹانگ اڑا بیٹھا تھا اور پھر اس پر یہ حقیقت عیاں ہوئی تھی کہ واقعی یہ کیس اس کی صلاحیتوں سے کہیں بڑھ کر تھا۔ ظاہر ہے کوئی ڈرگسٹ 'اپنڈکس کا آپریشن نہیں کرسکتا۔

لیکن اب جبکہ وہ ٹانگ اڑا ہی بیٹھا تھا اس کے لیے پیچھے ہٹنا ممکن نہیں تھا۔ خاص طور پر ایسی صورت میں جبکہ اس پر فائرنگ بھی کی جاچکی تھی اور میک گریگر نے اس کی کھوپڑی کو داغ دار بھی کردیا تھا۔ اور اب کروتھرز آیا تھا۔ ہر کوئی اپنے اپنے انداز میں اس کو دھمکا رہا تھا۔ کوئی رقم کے لالچ کے ساتھ کوئی خود کار اسلحے کے ساتھ۔

ابتدا میں ڈیوس کا خیال تھا کہ یہ سبوتاژ کا کیس ہے۔ یہ خیال اس لیے قرین قیاس تھا کہ ڈی سی ۶ طیارے کو سیاٹل سے چند فوجی افسروں اور جوانوں کو اٹھانا تھا۔ پھر جب جائے

حادثہ کے معائنے کے موقع پر اس پر فائرنگ کی گئی تو اس کی رائے بدل گئی۔ پھر کروتھرز کی آمد نے اس کیس کو اور ہی رنگ دے دیا۔ کروتھرز کے لیے بھی طیارے میں بم رکھنا ممکن تھا۔ ویسے مکینک جیری کے لیے بھی طیارے میں بم رکھنے کا موقع تھا۔ ٹونی رینڈل بھی طیارے میں بم رکھ سکتا تھا۔ ایک امکان یہ بھی تھا کہ جینٹ خود کشی کے لیے اپنے ساتھ بم لے کر طیارے میں سوار ہوئی ہو۔

پھر ڈیوس نے جینٹ کی خود کشی کے امکان کو مسترد کردیا۔ جینٹ کے بارے میں جو کچھ اس کو معلوم ہوا تھا اس کی بنا پر وہ یقین سے کہہ سکتا تھا کہ جینٹ جیسی عورت خودکشی نہیں کرسکتی ہے۔ اور اگر جینٹ کے علاوہ کوئی اور شخص طیارے میں بم رکھنے کا ذمے دار تھا تو پھر اس کے پاس اس کی کوئی بہت خاص وجہ بھی ہوگی۔ کوئی بھی شخص پانچ ہزار افراد کو بلاوجہ موت کے گھاٹ نہیں اتار سکتا۔

ڈیوس نے ایک مرتبہ پھر مسئلے کا جائزہ لیا۔ کروتھرز قاتل ہوسکتا تھا۔ اس کے لیے جینٹ کو موت کے گھاٹ اتارنے کی ایک سے زائد وجوہ تھیں۔ مکینک جیری طیارے میں بم رکھ سکتا تھا۔ لیکن جینٹ کو قتل کرنے سے اسے کیا فائدہ ہوسکتا تھا؟ کچھ نہیں۔ ٹونی رینڈل بھی جینٹ کو قتل کرنے پر اس لیے تیار ہوسکتا تھا کہ جینٹ نے اس سے تعلقات ختم کرلیے تھے۔ بہت سے لوگ اس طرح ٹھکرائے جانے پر انتہائی پر تشدد ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ پھر مشتبہ افراد میں ایک شخص میک گریگر بھی تھا۔ ڈیوس کو وہ کوئی پیشہ ور قاتل معلوم ہوتا تھا۔ کسی نے اس کو جینٹ کو قتل کرنے کے لیے رقم دی ہوگی۔ ڈیوس کا خیال تھا کہ جائے حادثہ پر اس پر گولی چلانے والا میک گریگر بھی ہوسکتا تھا۔

اور اس کے بعد ایک امکان یہ بھی تھا کہ طیارے میں بم رکھنے کا مقصد کسی کو قتل کرنا نہیں بلکہ صرف طیارہ تباہ کرنا رہا ہو۔ یہ کام کسی ایسے ہی شخص کا ہوسکتا تھا جس کو ایرلائن سے کسی قسم کی شکایت ہو۔

تنگ آکر اس نے سر کو زور سے جھٹکا دیا۔ لاس ویگاس روانگی اگلے روز کے لیے ملتوی کردی۔ وہ صبح کچھ اور کام کرنا چاہتا تھا۔

○☆○

ڈیوس کے سوال پر شلیمر نے کہا "مسٹر ڈیوس" میں صرف اپنی کمپنی کی بات کرسکتا ہوں۔ ہوسکتا ہے دوسری کمپنیاں مختلف انداز میں کام کرتی ہوں تاہم میرے خیال میں ایسا ممکن نہیں۔"

"میں سمجھتا ہوں۔"

"آپ نے سوال کیا کہ سان فرانسسکو ائرپورٹ پر ہماری مشینوں سے کتنی رقم کا بیمہ کرایا جاسکتا ہے۔" یہ کہہ کر شلیمر نے توقف کیا "تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہم ایک ہزار ڈالر کی انشورنس پانچ پالیسی سینٹ میں فروخت کرتے ہیں۔ ۲۵ سینٹ کے عوض آپ پانچ ہزار کی بیمہ پالیسی اور سوا ڈالر میں ۲۵ ہزار ڈالر کی بیمہ پالیسی لے سکتے ہیں۔"

"ایک شخص زیادہ سے زیادہ کتنی رقم کا بیمہ کرا سکتا ہے؟"

"۵۰ ہزار ڈالر کا جس کا پریمیم ڈھائی ڈالر ہے۔"

"کیا کمپنی پاس پر سفر کرنے والی خاتون پالیسی حاصل نہیں کرسکتی۔"

"اس قسم کا کوئی استثنا نہیں ہے۔ ہم صرف پائلٹ یا طیارے کے عملے کا انشورنس نہیں کرتے۔"

"فرض کیجیے کہ کوئی طیارہ دوران پرواز بم کے دھماکے سے تباہ ہوجاتا ہے تو کیا ایسی صورت میں مرنے والے کے وارث کو رقم نہیں ملے گی۔"

"آپ کا قیاس غلط ہے۔ اس صورت میں بھی وارث بیمہ کی رقم وصول کرنے کا حق دار ہوگا۔ یہ حق صرف بیماری' خودکشی اور جنگ کی صورت میں سلب ہوگا۔"

"شکریہ۔ اب یہ بتائیں کہ کلیم کی ادائیگی کتنے دنوں میں ہوجاتی ہے؟"

"سب سے پہلی بات تو یہ کہ واقعے کے بعد ۲۰ دن کے اندر اندر کلیم داخل کرا دینا چاہیے۔ اس کے ملنے پر ہم مدعی کو نقصان کا ثبوت نامی مقررہ فارم فراہم کرتے ہیں۔ مدعی جوں ہی یہ فارم پُر کرکے ہمیں پیش کردیتا ہے ہم رقم ادا کردیتے ہیں۔ بعض موقعوں پر ہم نے چند گھنٹے کے اندر کلیم کی رقم ادا کردی ہے لیکن کبھی کبھار اس میں کئی دن اور کئی ہفتے بھی لگ جاتے ہیں۔"

"اس سال ۶ جنوری کو سیاٹل کے قریب ایک ڈی سی ۴ طیارہ تباہ ہوگیا تھا۔ کیا اس طیارے کا کوئی مسافر آپ کی کمپنی سے بیمہ شدہ تھا؟"

شلیمر مسکرایا "مجھے یقین تھا کہ آپ بالآخر یہی سوال کریں گے مسٹر ڈیوس۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے بم کے بارے میں سوال کیا تھا۔ کیوں ٹھیک کہا نا میں نے؟"

"آپ کا اندازہ درست ہے مسٹر شلیمر۔ اب بتائیے کہ کیا اس طیارے کے کسی مسافر کو آپ کی کمپنی نے انشور کیا تھا؟"

"اس طیارے میں صرف ایک ہی خاتون مسافر تھی۔ باقی طیارے کا عملہ تھا جس کا ہم بیمہ نہیں کرتے۔ اس خاتون مسافر کا نام جینٹ کروتھرز تھا۔ ہم نے اس کا بیمہ پچاس ہزار ڈالر میں کیا تھا۔" یہ کہہ کر شلیمر نے ہونٹوں کو رومال سے پونچھا "آپ اس بیمے کے طریق کار سے تو واقف ہی ہوں گے۔ آپ ائرپورٹ پر نصب مشین سے انشورنس فارم خریدتے ہیں۔ پالیسی کے لیے ایک لفافہ بھی مشین سے فراہم کیا جاتا ہے۔ آپ وہ پالیسی لفافے میں رکھ کر اپنے وارث کو بھیج دیتے ہیں۔ یہ کام آپ کو طیارے میں سوار ہونے سے قبل کرنا پڑتا ہے۔ جینٹ کروتھرز کے سلسلے میں وارثوں کو پچاس ہزار ڈالر ادا کیے جاچکے ہیں۔"

"کیا واقعی؟"

"ہاں' میں سچ کہہ رہا ہوں۔ حادثے کے فوراً بعد ہی کلیم داخل کردیا گیا تھا۔ تمام کارروائی نہایت تیزی سے مکمل کرلی گئی تھی اور فوراً ہی ادائیگی بھی کردی گئی۔"

"آپ نے کہا تھا کہ خودکشی کی صورت میں بیمہ کی رقم ادا نہیں کی جاتی تو کیا آپ نے اس امر پر بھی غور کیا تھا کہ مسز کروتھرز نے ہوسکتا ہے خودکشی کی ہو۔"

"ہم نے اس پہلو پر غور کیا تھا لیکن سچی بات یہ ہے کہ یہ پہلو ہمیں نہایت احمقانہ معلوم ہوا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ اس نوعیت کے حادثوں میں خودکشی کا عنصر نہیں ہوتا۔ میرا مطلب ہے کہ وہ شخص جنونی یا گل ہی ہوسکتا ہے جو خودکشی کے فعل میں اپنے ساتھ دوسرے آدمیوں کی جان بھی لے اور طیارے کو تباہ بھی کردے۔ مسز کروتھرز کی میڈیکل ہسٹری میں کوئی ایسی بات نہیں جو ان کے ذہنی طور پر غیر متوازن ہونے کی نشان دہی کرے۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ تمام زندگی صحت مند رہیں۔ اس لیے خودکشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"تو کیا آپ یہ بتائیں گے کہ مسز کروتھرز کے بیمے کی رقم وصول کرنے والے کون ہیں؟" ڈیوس نے سوال کیا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔ ہم نے بیمے کی رقم مسٹر اینڈ مسز ٹونی رینڈل کو ادا کی ہے۔" شلیمر نے بتایا۔

○☆○

ڈیوس اس وقت اینی ٹرمبل کے ساتھ ڈی انجیلوز ریستوران میں بیٹھا تھا۔ سمندر کے کنارے یہ ایک شاندار ریستوران تھا۔ ڈیوس نے اینی کو فون کرکے یہاں بلایا تھا۔ سیٹ پر بیٹھتے ہی اینی نے پوچھا تھا "کیا آپ پہلے بھی اس ریستوران میں آچکے ہیں۔"

"ایک مرتبہ ایک بے وفا شوہر کا تعاقب کرتے ہوئے

اس کے دروازے تک آیا تھا۔" ڈیوس نے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ میری طرح آپ بھی پہلی مرتبہ یہاں آئے ہیں۔" اینی نے کہا۔
"اس بات پر ڈرنک ہوجانی چاہیے۔" ڈیوس نے ہنستے ہوئے تجویز پیش کی اور اسکاچ کا آرڈر دے دیا۔ اسکاچ کی چسکیاں لیتے ہوئے ڈیوس متاسفانہ انداز میں سوچ رہا تھا کہ کاش مجھے اس کی بہن پر یہ شک نہ ہوتا کہ وہ قتل کی واردات میں ملوث ہے۔
کھانا کھاتے ہوئے ان کے درمیان مختصر بات چیت ہوئی۔ اس گفتگو میں ان دونوں نے ایک دوسرے کو اپنے اپنے بارے میں بہت کچھ بتا دیا۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ڈیوس کا یہ احساس شدید سے شدید تر ہوتا جارہا تھا کہ وہ اینی کو بہت طویل عرصے سے جانتا ہے۔ اس احساس کی بنا پر اس کا کام بھی مشکل تر ہوتا جارہا تھا۔
کھانے کے بعد کافی پیتے ہوئے اینی نے کہا "میں ہوں تو ایک سادہ اور احمق سی لڑکی پھر بھی میرا خیال ہے کہ یہ ملاقات خالی ازعلت نہیں۔"
"ایمان داری کی بات یہی ہے کہ میں نے اپنی پیشہ ورانہ سرگرمی کے سلسلے میں تمہیں یہاں مدعو کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ میں تمہاری بہن کے بارے میں کچھ اور جاننا چاہتا ہوں۔" ڈیوس نے دل پر جبر کر کے اصلی مقصد بیان کردیا۔
"ایلس کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہو' مگر کیوں؟" اینی کی پیشانی پر بل پڑگئے "تم عجیب شخص ہو' مجھے کھانے کی دعوت دیتے ہو اور پھر مجھ سے ہی میری بہن کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ سچی بات ہے کہ مجھے اس حرکت پر غصہ بھی آرہا ہے اور افسوس بھی ہورہا ہے۔"
"قدرتی بات ہے' لیکن تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔"
"میری پریشانی کی پروا نہ کرو اور یہ بتاؤ کہ کیا تمہارا خیال ہے کہ ایلس نے اس طیارے میں بم رکھا تھا؟" ڈیوس اس سوال کے لیے تیار نہ تھا اس نے حیران ہوکر اور آنکھیں پھاڑ کر ایلس کو دیکھا "یوں مت گھورو' صاف صاف بتاؤ۔ تم تو خود کو بہت ایمان دار کہتے ہو۔"
"ہاں' ہوسکتا ہے اس نے بم رکھا ہو۔"
اینی نے اس بات پر غور کیا' کافی کا گھونٹ لیا اور کہا "پوچھو' کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ میں تمہارے ہر سوال کا جواب دوں گی کیونکہ اسی طرح تمہاری سمجھ میں یہ بات آسکے گی کہ اس معاملے میں وہ ملوث نہیں ہے مگر مسٹر ڈیوس ایک بات یاد رہے کہ اس کے بعد تم کبھی مجھ سے ملنے کی کوشش نہیں کرو گے۔ چلو پوچھو کیا پوچھنا ہے۔"
"سب سے پہلے تو یہ بتاؤ کہ ایلس کس قسم کی لڑکی ہے؟"
"بہت سیدھی سادی' شرمیلی' بے حد ایمان دار اور معصوم۔ ٹونی رینڈل اس کی زندگی میں داخل ہونے والا پہلا شخص ہے۔"
"کیا تمہارا تعلق کسی امیر خاندان سے ہے؟"
"نہیں۔"
"تمہاری بہن کا اس بارے میں کیا رویہ ہے؟"
"زیادہ دولت مند نہ ہونے کے بارے میں؟ تو مسٹر ڈیوس سنئے ہم امیر اور دولت مند تو نہیں تھے لیکن والد کے انتقال کے بعد بھی ہم کنگلے یا بھکاری نہیں تھے۔ ہم نے آرام دہ زندگی گزاری ہے۔ اور میں نے کبھی اس کی زبان سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ اس کو دولت کی ہوس ہے۔ ویسے مسٹر ڈیوس آپ مجھے بتائیں گے کہ آخر آپ کس قسم کا شبہ کررہے ہیں۔"
ڈیوس نے اس سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا "یہ بتایئے کہ کیا پچاس ہزار ڈالر کی رقم ایلس کے لیے بہت بڑی رقم ہوگی۔"
"ہاں۔" اینی نے بلا تامل کہا "پچاس ہزار ڈالر تو کسی کے لیے بھی بڑی رقم ہوگی۔"
"کیا اینی کو آسانی سے کسی کام کے لیے راضی کیا جاسکتا ہے؟"
"شاید۔ لیکن مسٹر ڈیوس کسی طیارے میں بم رکھنے جیسے کام کے لیے اس کو آمادہ نہیں کیا جاسکتا۔"
"لیکن کیا پچاس ہزار ڈالر میں حصہ بٹانے کا لالچ دے کر اس کو کوئی خطرناک کام کرنے پر راضی کیا جاسکتا ہے؟"
"آخر پچاس ہزار ڈالر کی رقم پر اتنا زور کیوں ہے۔ کیا طیارے کو تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ کوئی بینک بھی لوٹ لیا گیا ہے؟"
"کیا ایلس کو کسی عورت کو شراب یا نشہ پلا کر مدہوش کرنے پر تیار کیا جاسکتا ہے؟" ڈیوس نے پوچھا۔
"نہیں' قطعی نہیں' ہرگز نہیں۔"
"کیا وہ کسی کے کہنے پر ایک بیمہ پالیسی پر دوسری عورت کے جعلی دستخط کرنے پر راضی ہوسکتی ہے؟"
"نہیں۔ ایلس ایسا نہیں کرسکتی۔ وہ مرجائے گی لیکن ایسا ہرگز نہیں کرے گی۔"
"لیکن ایلس نے ٹونی رینڈل سے شادی کی ہے۔ ایک

ایسے شخص سے شادی کی ہے جس کے پاس نہ تو کوئی رقم ہی تھی اور جو کہیں ملازم بھی نہیں تھا۔ کیا ایسی کمزور بنیادوں پر شادی کرنا ممکن ہے؟"

"اگر دونوں فریق ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں تو ممکن ہے۔" اینی نے جواب دیا۔

"یا پھر اس صورت میں بھی ممکن ہے کہ ان دونوں کو بہت جلد خاصی بڑی رقم ملنے والی ہو۔"

"ڈیوس، مجھے غصہ مت دلاؤ اور یاد رکھو کہ برداشت کی ایک حد ہوتی ہے۔ خاص طور پر اس لیے بھی کہ تم میرے لیے ایک اجنبی ہو۔"

"ناراض نہ ہو، میں بلاوجہ تمہیں برگشتہ کرنا نہیں چاہتا۔ یہ بتاؤ کہ تمہاری بہن دیکھنے میں کیسی ہے؟"

"خوش شکل ہے، مگر نہیں، میری بہن ہے نا اس لیے میں ایسا کرگئی۔ وہ واقعی خوب صورت نہیں ہے۔ مجھے شکل و صورت کے اعتبار سے وہ کبھی اچھی نہیں لگی۔"

"تمہارے پاس اس کی تصویر ہے۔"

"ہاں ہے۔" یہ کہہ کر اس نے اپنا پرس ٹیبل پر رکھا، اس کو کھولا۔ پرس میں سے بٹوا نکالا، زپ کھولی اور ایک خانے سے ایک تصویر نکال کر ڈیوس کو دی "یہ کوئی اچھی تصویر نہیں ہے۔ لیکن میرے پاس کوئی اور نہیں ہے۔"

ڈیوس نے بلیک اینڈ وائٹ تصویر کو غور سے دیکھا۔ ایلس واقعی خوب صورت نہیں تھی۔ اس کو تو اور اس بات پر بھی حیرت تھی کہ تصویر والی لڑکی اینی کی بہن تھی۔ اس کی پیشانی ضرورت سے زیادہ چوڑی تھی۔ ناک قدرے لمبی اور موٹی تھی جبکہ ہونٹ پتلے اور باہم پیوست تھے۔

"کیا میں یہ تصویر لے سکتا ہوں؟"

"ہاں، مگر کیوں؟"

"میں لاس ویگاس جاکر تمہاری بہن اور رینڈل کو تلاش کروں گا۔"

"اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی سنجیدہ ہو۔"

"ہاں، جب تک مجھے اپنے غلط ہونے کا یقین نہیں ہوجاتا۔ اینی یقین کرو کہ یہ میرا پیشہ ہے اور مجھے اپنا کام کرنا ہی پڑتا ہے۔" ڈیوس دھیمے لہجے میں بولا۔

"مسٹر ڈیوس، آپ کسی قسم کی صفائی اور وضاحت کی زحمت نہ کریں۔ میں بالکل بھی پریشان نہیں ہوں کیونکہ میں جانتی ہوں کہ ایلس اور ٹونی کے بارے میں آپ کے شکوک و شبہات بالکل بے بنیاد ہیں۔" اینی نے بیزاری اور اکتاہٹ کا اظہار کیا۔

"میں بھی چاہتا ہوں کہ میرے قیاسات غلط ثابت ہوں۔"

"لاس ویگاس سے واپس آنے پر کیا آپ مجھے فون کریں گے؟"

"ہاں، یقیناً۔"

"اگر میں گھر پر نہ ملوں تو میری ہمسائی فریڈا کو بتا دینا۔ وہ مجھے تمہارا پیغام پہنچا دے گی۔" یہ کہہ کر اینی نے ایک کاغذ پر نمبر لکھا اور ڈیوس کو دیتے ہوئے کہا "یہ ہے فریڈا کا ٹیلی فون نمبر۔ مجھے فون ضرور کرنا۔"

اینی کو اس کے گھر چھوڑنے کے بعد ڈیوس سیدھا ائر پورٹ گیا اور لاس ویگاس کے لیے اگلی پرواز میں سیٹ ریزرو کرا کے اپنا بیگ لینے کے لیے اپنے اپارٹمنٹ پہنچا۔

تالا کھول کر ڈیوس نے جھٹکے سے دروازہ کھولا۔ فوراً ہی آواز آئی "دروازہ بند کردو مسٹر ڈیوس۔" آواز میک گریگر کی تھی۔

میک گریگر دروازے کے بائیں جانب ایک کرسی پر بیٹھا تھا اس کا ایک ہاتھ اس کی ران پر رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ میں اعشاریہ تین آٹھ کا ریوالور تھا۔ ریوالور کا رخ ڈیوس کی کھوپڑی کی طرف تھا۔ ڈیوس نے دروازہ بند نہ کیا تو میک گریگر نے کہا "بہتر ہے کہ دروازہ بند کردو۔"

ڈیوس نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا "تم ہو بہت گھٹیا آدمی۔ آخر تم کیا لینے آئے ہو یہاں۔ کیا اس لیے کہ ٹھائیں ٹھائیں کرکے تین گولیاں چلاؤ اور میرا کام تمام کردو، ہوں۔"

"تین گولیاں۔" ڈیوس یہ کہہ کر ہنسا "خود کو کیا پہاڑ سمجھتے ہو؟ اوہ، ارے۔۔۔ تین۔" میک گریگر کچھ دیر خاموش رہا، پھر بولا "میرا خیال ہے کہ تم جان گئے ہو کہ پہاڑ پر بھی میں نے ہی فائر کیے تھے۔"

"ہاں، کچھ یہی بات ہے۔"

"ویسے میرا مقصد تمہیں محض ڈرانا تھا، میں نے تمہیں نشانہ نہیں بنایا تھا۔"

"مجھے یہ بتاؤ کہ تم کس کے لیے کام کررہے ہو؟"

میک گریگر نے ریوالور لہراتے ہوئے کہا "یہ تو راز ہے مسٹر ڈیوس اور بہتر ہے کہ اسکو راز ہی رہنے دو۔" ڈیوس نے اس کے ہاتھ کی حرکت کو غور سے دیکھا۔ وہ سوچنے لگا کہ ہوسکتا ہے ہاتھ کو یوں حرکت دینا اس کی عادت ہو۔ اگر یہ بات تھی تو اس کو یاد رکھنا ضروری تھا۔

"سوال یہ ہے کہ اب تم چاہتے کیا ہو؟"

"ہم تھوڑی سیر کریں گے۔"

"یہ تو فلموں جیسی کہانی ہے۔" ڈیوس نے ہنس کر کہا

"مذاق نہ کرو' یہ بتاؤ کہ تم کس کے لیے کام کر رہے ہو؟" اس لمحے ڈیوس نے اپنے جسم کا تمام بوجھ اپنے پنجوں پر منتقل کردیا۔ اس نے فیصلہ کرلیا تھا کہ جونہی میک گریگر اپنا ہاتھ لہرائے گا' وہ چھلانگ لگا دے گا مگر میک گریگر نے ہاتھ کو حرکت نہ دی۔

"احمق نہ بنو' چپ چاپ میرے ساتھ چلے چلو۔"

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری خدمات کیوں حاصل کی گئی تھیں؟"

"مجھ سے کہا گیا تھا کہ میں تمہیں اس کیس سے ہاتھ اٹھالینے پر مجبور کردوں۔ بس میرے لیے اتنا ہی کافی ہے۔"

"تمہیں معلوم نہیں کہ اس معاملے کا تعلق پچاس ہزار ڈالر سے ہے۔ اب بتاؤ تمہیں کتنی رقم دی گئی ہے؟"

"پچاس ہزار ڈالر؟" میک گریگر نے حیرانی سے کہا۔

"ہاں پچاس ہزار ڈالر۔" ڈیوس نے کہا "اور کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس معاملے کا تعلق قتل کی واردات سے بھی ہے۔ قانونی پہلو اس کا کیا ہے مسٹر میک گریگر' معلوم ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ قتل کرنا اور قاتل کی اعانت کرنا دونوں برابر کے جرم ہیں۔ دونوں کی سزا ایک ہے۔"

"بس بس بہت باتیں ہوگئیں ڈیوس!"

"نہیں۔ ابھی میں نے تمہیں یہ تو بتایا ہی نہیں کہ اس طیارے کے حادثے کی تحقیقات ایف بی آئی بھی کر رہا ہے اور ملٹری پولیس بھی۔"

"چھوڑو ڈیوس۔ بس اب تم میرے ساتھ چلے چلو۔"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ اس کام کے لیے تمہیں کتنی رقم دی گئی ہے؟"

"چار ہزار ڈالر اور ۔۔۔"

"اور؟"

"بس صرف اور۔۔۔ ویسے ایک بات بتا دوں' ابھی مجھے صرف دو ہزار ڈالر ہی ملے ہیں۔ اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ تم اس کیس سے دست بردار ہوجاؤ تاکہ مجھے باقی رقم بھی مل سکے۔" میک گریگر نے کہا اور کھڑا ہوگیا۔

"مشکل یہ ہے کہ تم سے جان چھڑانے کے لیے میں دو ہزار ڈالر تمہیں نہیں دے سکتا۔ ویسے تم چاہو تو سو ڈالر دے سکتا ہوں تمہیں۔ میں اس کیس کو حل کرنا چاہتا ہوں۔ اس لیے کہ اگر ایف بی آئی نے اس کیس کو حل کیا تو تم سخت مشکل میں پڑجاؤ گے۔"

"ٹھیک ہے' چلو سو ڈالر نکالو۔"

ڈیوس نے میز پر رکھے ہوئے بٹوے کی طرف ہاتھ بڑھایا

"تم کس کے لیے کام کر رہے ہو' اب تو بتادو۔"

"کس کے لیے کام کر رہا ہوں' اس بات کو چھوڑو۔ اور ہاں میں یہ سب رقم لوں گا۔ بٹوے میں جتنی بھی رقم ہے' لاؤ دو ادھر۔"

"تم واقعی بہت خبیث شخص ہو۔" یہ کہتے ہوئے ڈیوس نے بٹوے سے نوٹ نکال کر انہیں چٹکی میں دبا کر پنکھے کی شکل دی اور نوٹوں کو میک گریگر کی طرف بڑھا دیا۔ میک گریگر نے نوٹ پکڑنے کے لیے ایک ہاتھ بڑھایا۔ ڈیوس نے چٹکی کھول دی۔ نوٹ لہرا کر فرش پر آنے لگے۔

میک گریگر نے انہیں پکڑنے کی کوشش کی' اس کوشش میں اس کا وہ ہاتھ جس میں ریوالور تھا دائیں بائیں لہرایا اور ریوالور کا رخ ڈیوس کی طرف سے ہٹ گیا۔

یہی وہ لمحہ تھا جس کا ڈیوس منتظر تھا۔ اس کو نہایت احتیاط سے اور بالکل ٹھیک انداز میں کارروائی کرنا تھی۔ باتوں کا کھیل ختم ہوچکا تھا اب عمل کا وقت تھا۔ ڈیوس نے چھلانگ لگائی اور اس کا بازو پوری قوت سے پلپلے میک گریگر کے سینے پر لگا۔ میک گریگر لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا اور اس نے اپنے ہاتھ کو قوس کی صورت میں گردش دی' اسی لمحے ڈیوس کی انگلیاں میک گریگر کے ہاتھ کی کلائی پر جم گئیں۔ ڈیوس نے اب بھی گولی نہیں چلائی۔ دونوں گتھم گتھا ہو کر ایک دوسرے کو گرانے کی کوشش کرنے لگے۔ ڈیوس نے اب میک گریگر کی اس کلائی کو دونوں ہاتھوں سے گرفت میں لے لیا تھا جس میں اس نے ریوالور کو پکڑ رکھا تھا۔ گریگر نے دیوانہ وار اپنے ہاتھ کو چھڑانے کے لیے جھٹکے دیے۔ ان کے منہ سے دبی دبی بے معنی آوازیں نکل رہی تھیں۔ میک گریگر کے جھٹکوں کے باوجود ڈیوس نے اس کی کلائی پر اپنی گرفت کو کمزور نہ پڑنے دیا۔ اسی زور آزمائی میں ڈیوس نے میک گریگر کو دھکیل کر دیوار سے لگا دیا اور دیوانہ وار اس کے ہاتھ کو دیوار پر مارنے لگا۔

"ریوالور چھوڑ دو۔" ڈیوس نے دانت پیستے ہوئے کہا اور میک گریگر کے ہاتھ کو پھر دیوار پر مارا۔ اس مرتبہ میک گریگر کی انگلیاں کھل گئیں اور ریوالور ٹھنٹھناتا ہوا زمین پر گر گیا۔ ڈیوس نے ٹھوکر سے ریوالور کو دور پھینک دیا اور فوراً ہی پوری قوت سے میک گریگر کے مکا مارا۔

ڈیوس کو یوں لگا جیسے اس کا مکا گوندھے ہوئے آٹے میں دھنس گیا ہو۔ ضرب شدید تھی۔ میک گریگر کا چہرہ سفید پڑ گیا' وہ پیٹ کے بل دہرا ہوگیا اسی لمحے ڈیوس کی ٹانگ چلی۔۔۔۔

جوتے کی ایڑی میک گریگر کے جبڑے پر پڑی۔ اس کے زمین پر گرتے گرتے ڈیوس ایک اور ٹھوکر اس کے ماتھے پر مار چکا تھا۔

میک گریگر بے دم ہو کر فرش پر گر گیا۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

ڈیوس گہرے گہرے سانس لیتا ہوا اس کو دیکھ رہا تھا۔ جب اس کا سانس بحال ہوا تو اس نے گھڑی دیکھی۔ تیزی سے اعشاریہ تین آٹھ کا ریوالور اٹھایا۔ اس کا چیمبر دیکھا۔ ریوالور میں گولیاں موجود تھیں۔ ریوالور اس نے اپنے سوٹ کیس میں ڈالا۔ فون پر پولیس کو اطلاع دی کہ اس نے ایک نقب زن کو اپنے فلیٹ میں زیر کرلیا ہے پولیس آکر اسے گرفتار کرلے کیونکہ اسے فوراً طیارے سے لاس ویگاس جانا ہے۔ اس کے بعد ڈیوس نے جلدی جلدی میک گریگر کے ہاتھ پیر باندھے۔ سوٹ کیس لیا اور ائرپورٹ روانہ ہو گیا۔

○☆○

لاس ویگاس میں ڈیوس نے رینڈل اور ایلس کی تلاش کا آغاز بڑے ہوٹلوں سے کیا۔ کسی بھی ہوٹل میں ان دونوں نے قیام نہیں کیا تھا۔ اس نے ہر ہوٹل میں کلرکوں کو ایلس کی تصویر دکھائی لیکن بے سود ہر جگہ سے یہی جواب ملا کہ وہ ان کے ہوٹل میں نہیں آئی۔ کہیں سے جواب ملا "میرا خیال ہے نہیں، ویسے ہمارے ہوٹل میں روزانہ بہت سے لوگ آتے ہیں قیام کے لیے۔ ہر ایک کا چہرہ تو یاد نہیں رہتا ناجی۔"

تمام چھوٹے بڑے ہوٹلوں کے بعد ڈیوس نے تمام گیسٹ ہاؤس دیکھ ڈالے۔ اس کے بعد ان ایجنسیوں کو چیک کیا جو کاریں کرائے پر دیتی ہیں۔ ہر جگہ سے اس کو نفی میں ہی جواب ملا۔ اس کے بعد اس نے مختلف ہوٹلوں، ریستورانوں اور سیلونوں اور جوئے خانوں میں بیٹھنا اور وہاں کے چکر لگانے شروع کردیے۔ اس کی تمام تگ و دو بے نتیجہ ہی ثابت ہوئی۔ وہ اب اس تلاش سے اکتا سا گیا تھا لیکن پھر بھی وہ اپنے کام میں جتا رہا۔

ایک روز اتفاق سے اس نے ایک اخبار اٹھائی اور بے کیفی کی کیفیت میں اس کی ورق گردانی شروع کردی۔ اسی دوران اس کی نظر ایک خبر پر پڑی۔ خبر ایک حادثے کی تھی جس میں ایک شخص ہلاک ہو گیا تھا۔ خبر میں کہا گیا تھا کہ ۱۹۷۴ء کے ماڈل کی ایک فورڈ کار ہائی وے پر ریلوے کراسنگ کے گیٹ سے ٹکرا گئی۔ کار کے بریک خراب تھے۔ حادثے میں کار سوار ٹونی رینڈل موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ خبر میں ایلس کا کوئی تذکرہ نہیں تھا۔

اور اپنی کا کہنا تھا کہ اس کی بہن ایلس سیدھی سادی، بھولی بھالی، شرمیلی اور بے حد ایمان دار لڑکی ہے۔

قتل کرنا کوئی مشکل یا کٹھن کام نہیں۔ ضروری نہیں کہ کوئی بھولا بھالا، سیدھا سادا، ایمان دار اور شرمیلا شخص قتل نہ کرسکے۔ قتل کرنے میں ہل بیل نہیں لگتے۔ ایلس جیسی لڑکی بھی قتل کرسکتی ہے۔ اس کیس پر ڈیوس نے دوسرے پہلو سے غور کیا۔ ٹونی رینڈل کے جینٹ سے تعلقات تھے۔ ٹونی خوش تھا کہ اس کی قسمت کھل گئی۔ ارب پتی لونڈیا ہاتھ آگئی مگر اس نے بے وفائی کی۔ ٹونی سے ترکِ تعلق کرلیا۔ اسی دوران ٹونی کی ملاقات ایلس سے ہو گئی۔ دونوں میں دولت حاصل کرنے کی خواہش شدید تھی۔ ٹونی نے ایلس کو جینٹ کے بارے میں بتایا۔ دونوں نے اس کو قتل کرکے دولت حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ ٹونی نے اسی روز جینٹ سے ائرپورٹ پر ملاقات کی جس روز اسے ایلس سے شادی کرنا تھی۔ اس ملاقات کا مقصد جینٹ کو یہ تاثر دینا تھا کہ اس کو جینٹ سے کوئی شکایت نہیں۔ وہ اس موقع پر جینٹ سے اپنی ہونے والی بیوی ایلس کا تعارف بھی کراتا ہے۔ اس موقع پر سب مل بیٹھ کر شراب پیتے ہیں۔ اس موقع پر جینٹ کو جو شراب دی جاتی ہے اس میں کوئی دوا ملی ہوتی ہے جس سے وہ بہت زیادہ نشے میں آجاتی ہے۔ اس کی حالت ایسی ہوجاتی ہے کہ ٹونی جینٹ کو طیارے میں سوار کراتا ہے۔ طیارے کے پائلٹوں میں سے کوئی بھی ٹونی کو نہیں جانتا۔ بس شومئی قسمت کہ کینینگ جیری اس کو دیکھ لیتا ہے۔ ٹونی جینٹ کو طیارے میں سوار کرکے واپس ایلس کے پاس آتا ہے۔ اگلے طیارے سے وہ لاس ویگاس چلے جاتے ہیں۔ جس وقت بم پھٹنے سے طیارہ تباہ ہوتا ہے وہ وہاں سے بہت دور ہوتے ہیں۔ اخبارات سے انہیں حادثے کی اطلاع ملتی ہے۔ وہ کلیم داخل کرتے ہیں اور ۵۰ ہزار ڈالر کی رقم وصول کرلیتے ہیں۔

اس کے بعد ایلس اور ٹونی میں اختلافات پیدا ہوجاتے ہیں۔ ایلس چاہتی ہے کہ پورے پچاس کے پچاس ہزار ڈالر کی وہ تنہا مالک بن جائے۔ اسی خواہش کے نتیجے میں ٹونی کار کے حادثے میں مارا جاتا ہے۔ اگر ٹونی کا بیمہ نہیں ہوا ہے تو ۵۰ ہزار ڈالر اب صرف ایلس کے ہیں۔ اگر ٹونی کا بیمہ ہے تو اس بیمے کی رقم بھی ایلس ہی کو ملنی ہے۔ کیا خوب بھول پن ہے ایلس کا بھی۔

ایک بھولی بھالی قاتل حسینہ۔

ڈیوس واپس نیوز اسٹینڈ گیا۔ وہاں سے اس نے تمام

مقامی اخبارات خریدے اور اپنے ہوٹل آ گیا۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے جلدی جلدی کپڑے تبدیل کیے اور اخبارات کا پلندہ لے کر بیٹھ گیا۔ اس نے پہلا اخبار اٹھایا' اس کے صفحات الٹ پلٹ کر دیکھے اور ٹریفک حادثے کی خبر تلاش کر کے اس کو پڑھا۔ خبر چھوٹی سی تھی۔ تفصیلات وہی تھیں جو اس نے ہوٹل کے اخبار میں دیکھی تھیں البتہ اس میں اتنا اضافہ ضرور تھا کہ ٹونی رینڈل اپنی بیوی ایلس کے ہمراہ سان فرانسسکو سے ہی ہنی مون منانے آیا ہوا تھا۔ اگلے اخبار میں ایک نئی بات یہ موجود تھی کہ ایلس سر درد کی وجہ سے اپنے شوہر کے ساتھ نہیں جا سکی تھی۔ حادثہ بریک کی خرابی کے سبب ہوا تھا اس لیے ممکن ہے کہ ایلس متعلقہ کمپنی پر جس نے کار فراہم کی تھی ہرجانے کا مقدمہ دائر کرے۔ تیسرے اخبار نے اس خبر کو انسانی ہمدردی کے نقطہ نظر سے کافی اہمیت دی تھی اور خبر کے ساتھ ایلس کی وہ تصویر بھی شائع کی تھی جو فوٹو گرافر نے اس کے کارونر آفس سے نکلتے وقت کھینچی تھی۔ اگرچہ ایلس نے اپنا چہرہ چھپانے کی کوشش میں ہاتھ اٹھا رکھا تھا پھر بھی وہ اپنی کوشش میں ناکام رہی تھی۔ اس کا چہرہ صاف آیا تھا۔ تصویر کے نیچے کیپشن میں اخبار نے ایلس کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہونے کا تذکرہ کیا تھا لیکن انتہائی غور سے دیکھنے کے باوجود ڈیوس کو تصویر میں آنسو نظر نہ آ سکے۔

ڈیوس اب سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے غور سے تصویر کو دیکھا۔ دیکھتا رہا۔

تب اچانک ڈیوس کو خیال آیا کہ وہ اینی سے اس کی بہن کے بارے میں ایک انتہائی اہم بات معلوم کرنا تو بھول ہی گیا تھا.......... وہ بات جو ضرورت سے زیادہ ہی اہم تھی۔ یہ بات اتنی اہم تھی کہ وہ اینی کو فون کرنے کے لیے بھاگا اور اس عجلت کے نتیجے میں اس کی گردن ٹوٹتے ٹوٹتے بچی۔

ڈیوس نے ہوٹل کے آپریٹر سے سان فرانسسکو میں اینی کا نمبر ملانے کو کہا۔ اینی کے ہاں سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے آپریٹر سے اینی کی ہمسائی فریڈا کا نمبر ملانے کے لیے کہا۔ بالآخر فریڈا سے رابطہ ہو ہی گیا۔

"ہیلو فریڈا' میں ڈیوس بات کر رہا ہوں۔ تم مجھے نہیں جانتیں لیکن اینی نے کہا تھا کہ میں اس کے لیے کوئی بھی پیغام تمہیں دے سکتا ہوں۔"

"اوہ یس مسٹر ڈیوس' میں آپ کو جانتی ہوں' اینی نے تذکرہ کیا تھا آپ کے بارے میں۔"

"میں نے اینی کو فون کیا تھا لیکن لگتا ہے وہ گھر پر نہیں ہے۔ کیا تم بتا سکتی ہو کہ وہ اس وقت کہاں ہو گی۔"

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔ وہ اس وقت لاس ویگاس میں ہے۔"

"کیا؟" ڈیوس کے لیے یہ اطلاع حیرت انگیز تھی۔

"ہاں' وہ لاس ویگاس میں ہے۔ اس کے بھائی کا وہاں کار کے حادثے میں انتقال ہو گیا تھا' اس لیے۔۔۔"

"وہ یہاں ہے۔ یہاں پہنچ چکی ہے۔" ڈیوس نے جلدی سے کہا۔

"ہاں میرا خیال ہے وہ اس وقت لاس ویگاس میں ہی ہو گی۔ وہ آج شام ہی طیارے سے وہاں گئی ہے۔ اس لیے اب تک اس کو وہاں پہنچ جانا چاہیے۔ اس کی بہن ایلس نے اسے فون کر کے بلایا ہے۔ کتنے دکھ کی بات ہے۔ ابھی چار دن تو ہوئے تھے بے چاری کی شادی کو کہ وہ بیوہ بھی ہو گئی۔"

"کیا اینی نے تمہیں بتایا ہے کہ وہ لاس ویگاس میں کہاں ٹھہرے گی؟"

"ہاں۔ وہ جگہ لاس ویگاس کے مضافات میں ہے۔ ایک منٹ ٹھہرو' میں دیکھ کر بتاتی ہوں۔" فریڈا نے کہا۔

فریڈا سے پتا لیتے ہی اس نے خدا حافظ کہہ کر فون بند کر دیا۔ اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ طیارے کی آمد کے بارے میں ائر پورٹ سے تصدیق کرتا۔ اس کے پاس وقت نہیں تھا اور اسے بے حد تیزی سے حرکت میں آنا تھا۔

ڈیوس نے جلدی سے اعشاریہ تین آٹھ کا ریوالور اپنی پتلون کی بیلٹ میں ٹھونسا۔ یہ وہی ریوالور تھا جو اس نے میک گریگر سے چھینا تھا۔ پھر وہ بھاگتا ہوا ہوٹل سے باہر آیا۔ اس وقت اس پر دیوانگی طاری تھی۔ اس نے ٹیکسی پکڑی' ڈرائیور کو پتا بتایا اور پریشانی کے عالم میں نشست کے کنارے پر بیٹھ گیا گویا اس طرح بیٹھنے سے وہ جلدی منزل پر پہنچ جاتا۔ تھوڑی دیر میں لاس ویگاس کی روشنیاں عقب میں غائب ہونے لگیں۔

ڈیوس کی پریشانی کا سبب یہ تھا کہ اس کو یقین تھا کہ اینی کی جان خطرے میں ہے۔ طویل سفر کے بعد جب ٹیکسی ایک ایسے مکان کے سامنے رکی جو لکڑی کے تختوں اور شہتیروں سے بنا ہوا تھا تو وہ پانچ ڈالر کا نوٹ ڈرائیور کو تھما کر باہر آ گیا۔ ڈیوس بھاگتا ہوا لکڑی کی سیڑھیاں چڑھتا برآمدے میں ایک دروازے کے سامنے جا کر رکا اور دستک دی۔ سفید بالوں والی ایک عورت نے دروازہ کھولا۔

"ایلس رینڈل یہیں رہتی ہیں' کہاں ہیں؟"

"بالائی منزل پر ہیں۔ آپ کون۔۔۔"

ڈیوس نے سفید بالوں والی عورت کو ایک طرف دھکا دیا اور دروازے میں داخل ہوتے ہی بائیں جانب اوپر کی منزل کو جانے والے زینے کی سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ اس نے پلٹ کر عورت کو دیکھنے کی بھی زحمت نہ کی۔ زینے کے اختتام پر سامنے ایک دروازہ تھا۔ ڈیوس نے دروازے پر زور زور سے کئی مرتبہ ہاتھ مارے، جب اندر سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے چیخ کر کہا "میں جانتا ہوں تم اندر ہو۔ اس دروازے کو کھولو۔"

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ڈیوس نے غیر متوقع طور پر خود کو ایک پستول کے نشانے کی زد پر پایا۔

"اندر آجاؤ۔" نرم نسوانی آواز میں کہا گیا۔

ڈیوس اندر پہنچ گیا۔ عورت نے دروازہ بند کر دیا۔ اس کے پستول کا رخ اب ڈیوس کے سینے کی طرف تھا۔

"وہ کہاں ہے؟"

"اینی ٹرمبل کے بارے میں دریافت کر رہے ہو؟ بیڈ روم میں ہے۔ مجھے اس کو باندھنا اور اس کے منہ میں کپڑا ٹھونسا پڑا ہے۔ یہاں آنے پر اس نے دنگا مچا دیا تھا۔"

ڈیوس دوڑتا ہوا بیڈ روم میں پہنچا۔ اینی پلنگ پر پڑی ہوئی تھی، ہاتھ پشت پر بندھے تھے اور اس کے منہ میں رومال ٹھنسا ہوا تھا۔ وہ اینی کی طرف بڑھا ہی تھا کہ دروازے سے ایک سرد اور تیز آواز آئی۔

"اس کو یونہی رہنے دو۔"

"کیوں؟ تم جانتی ہو کہ سارا کھیل ختم ہو چکا ہے۔"

"تم ڈیوس؟ ہاں تم ڈیوس ہی ہو۔" اس عورت نے کہا۔ وہ مسکرائی تھی لیکن اس میں خوشی کا عنصر بالکل شامل نہ تھا "تمہارے لیے بہتر یہی تھا کہ اس بکھیڑے میں نہ پڑتے، اس پھڈے میں ٹانگ نہ اڑاتے۔"

"جسے دیکھو مجھے یہی مشورہ دے رہا ہے شروع ہی سے یہی کہا جا رہا ہے کہ میں اس معاملے سے علیحدہ رہوں۔"

"تم اگر یہ مشورہ مان لیتے تو آج یہ سب کچھ تمہاری نظروں کے سامنے پیش نہ آتا۔"

"یہ سب کچھ کیا؟" ڈیوس نے سوال کیا۔

اس عورت نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ وہ تیزی سے باہر چلی گئی۔ دروازے سے باہر جا کر اس نے بلند آواز میں کہا "مسز ل ریڈی، سب کچھ ٹھیک ہے۔ وہ میرا ایک دوست ہے۔" یہ کہہ کر وہ پھر کمرے میں آگئی اور دروازہ بند کر دیا۔ اس نے اب بھی ڈیوس کو پستول کی زد پر لے رکھا تھا۔ یہ

مرد سے لڑو

ایک آدمی نے اپنے دوست سے کہا "ایک دن سڑک پر ایک شخص، ایک عورت کو مار رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا "تمہیں شرم نہیں آتی۔ بزدل ہی عورتوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ مرد ہو تو کسی مرد سے لڑو۔"

"اچھا، پھر کیا ہوا؟" دوست نے دلچسپی سے پوچھا۔

"جب مجھے ہوش آیا تو دیکھا کہ میں اسپتال میں ہوں۔"

عورت خوب صورت تھی۔ رنگ زردی مائل سرخ تھا۔ آنکھیں گہری نیلی تھیں۔ وہ ایک ٹک ڈیوس کو گھورے جا رہی تھی۔

"مجھے شروع سے ہی شبہ تھا۔ ہر چیز ٹونی رینڈل اور ایلس ٹرمبل کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ میں نے جس چیز سے دھوکا کھایا وہ بس یہ تھی کہ میں یہ تصور بھی نہ کر سکا کہ ایلس قاتل بھی ہو سکتی ہے۔ درست کہ میں اس نتیجے پر تو پہنچ گیا تھا کہ ٹونی نے ایلس کو استعمال کیا ہے۔ محبت کی ماری عورت کو اس کا عاشق کچھ بھی کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ لیکن جب مجھے کار کے حادثے میں ٹونی رینڈل کی ہلاکت کا پتا چلا تو میرے سامنے ایلس ٹرمبل کی ایک بالکل ہی مختلف تصویر آئی۔ یہ وہ عورت نہیں تھی جس کو باتوں میں اتار کر کوئی بھی کام کرنے پر آمادہ کیا جا سکتا تھا۔ یہ نئی ایلس تو ایک قاتلہ تھی نہایت سفاک، سرد مزاج قاتلہ۔"

ڈیوس نے بستر پر پڑی ہوئی اینی کو دیکھا۔ اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ وہ کچھ کہنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اینی۔" ڈیوس نے کہا "مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تمہاری بہن کے بال سنہرے تھے؟"

اینی نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ اس کی آنکھوں سے ایک انجانا خوف جھانک رہا تھا۔ تب ڈیوس کو خیال آیا کہ اس نے اینی کی بہن ایلس کے لیے ماضی کا صیغہ استعمال کیا تھا۔

مجھے افسوس ہے اینی، نہایت افسوس ہے۔" ڈیوس نے افسردہ لہجے میں کہا "مگر حقیقت یہی ہے کہ ایلس مر چکی ہے۔"

"اینی بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپی پھر اس کے منہ سے گھٹی گھٹی آوازیں ابھریں۔

"یقین کرو اینی، میں سچ کہہ رہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ مجھے کبھی یہ خیال ہی نہ آیا کہ میں تم سے ایلس کے بالوں کے

رنگ کے بارے میں معلوم کروں۔ میں اس کی تصویر لے کر مطمئن ہوگیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ اس کی شناخت کے لیے یہی فوٹو کافی ہے۔"

اینی کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ ڈیوس اپنی سمت اٹھے ہوئے پستول کی پروا نہ کرتے ہوئے اینی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اینی کے منہ میں ٹھنسا ہوا رومال نکال لیا اور اینی نے کہا "میری کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے ڈیوس۔ تمہارا مطلب کیا ہے۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"ایلس ٦ تاریخ کو ٹونی رینڈل سے ملنے کے لیے تم سے رخصت ہوئی تھی۔ میرا مطلب ہے ٹونی سے شادی کرنے کے لیے۔ اس وقت ایلس کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ وہ ٹونی رینڈل اور جینٹ کروتھرز کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنسنے جارہی ہے۔

اینی نے ڈیوس سے نظریں ہٹا کر اس عورت کو دیکھا جس کے ہاتھ میں پستول تھا "تو۔۔۔ تو کیا یہ وہ ہے؟"

"ہاں، یہ وہ ہے جینٹ کروتھر۔ ایک بے وفا بیوی جس کو اپنے شوہر سے جان چھڑانے کے سوا دنیا کی کسی چیز سے دلچسپی نہیں تھی۔ لیکن ساتھ ہی یہ چاہتی تھی کہ جب یہ شوہر علیحدگی اختیار کرلے تو بالکل ہی قلاش نہ ہو۔ اس لیے اس نے ٹونی سے مل کر ایک منصوبہ بنایا۔ انہیں ایک ایسی دوشیزہ کی تلاش تھی جس کے بال سرخ ہوں اور جو ان کے پھینکے ہوئے کانٹے کو نگل لے۔ تمہاری بہن ایلس ان کے ہتھے لگ گئی۔ پھر ٹونی اس کو ڈی پر بغدے کے نیچے لے آیا۔"

ڈیوس خاموش ہوگیا اور اس نے سرخ بالوں والی اس عورت کو دیکھا جس کے ہاتھ میں پستول تھا "تم کہو تو میں اس خونی منصوبے کی تمام تفصیلات بتا دوں۔ اگرچہ میں یہ تمام باتیں صرف اپنے تجزیے اور اندازوں کی بنیاد پر کروں گا لیکن میرا خیال ہے کہ میں غلط نہیں کہوں گا۔"

"چلو بکو، میں بھی دیکھوں کہ تم کتنے دور کی کوڑی لاتے ہو۔"

"تو سنو۔ پروگرام کے مطابق ایلس اس روز ٹونی سے ملی جس دن ان کی شادی ہونے والی تھی۔ شادی کی خوشی مناتے ہوئے اس نے جام تجویز کیا اور اس بہانے اس نے کوئی نشہ آور دوا ایلس کو شراب میں پلادی۔ پھر وہ ایلس کو لے کر کہیں گیا جہاں اس نے ایلس کو تمہارا لباس پہنایا۔ اس کے بعد وہ ایلس کو ائر پورٹ لے کر پہنچا جہاں تم ان کا انتظار کر رہے تھے۔ تمہیں ائر پورٹ اس لیے جانا پڑا کہ تمہیں بیمہ پالیسی پر دستخط کرنا تھے۔ غرض تم نے ایلس کا بیمہ کرا دیا جو اب تمہارے لباس میں تھی اور اس کے پاس تمہاری شناخت بھی تھی۔ ایلس یعنی جس کو تم نے جینٹ کروتھرز بنا دیا تھا اس کے بیمے کی رقم کے وارث مسٹر اینڈ مسز ٹونی رینڈل بنائے گئے۔ تم جانتی تھیں کہ کروتھرز بھی ڈی سی فور طیارے پر ہوگا۔ اس کے سوا طیارے میں موجود کوئی بھی فرد تمہیں نہیں جانتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ تم لوگ ایلس کو جینٹ کروتھرز بنا کر بٹھانے میں کامیاب ہوئے۔"

ڈیوس ایک لمحے کو رکا تو جینٹ نے کہا "ہاں ہاں آگے بولو۔"

"میرا خیال ہے کہ بیمہ پالیسی کے سلسلے میں ضروری کارروائی پوری کرنے کے بعد تم تو ائر پورٹ سے سیدھی سٹی ہال چلی گئی تھیں وہاں تم ٹونی رینڈل کا انتظار کرتی رہیں تاکہ تم اس سے کورٹ میرج کرسکو۔ ٹونی نے ائر پورٹ پر اس وقت تک انتظار کیا جب تک کروتھرز ایک پائلٹ کا ٹسٹ لینے کے لیے دوسرے طیارے سے پرواز پر روانہ ہوا۔ کروتھرز کے جانے کے بعد ٹونی، ایلس کو جینٹ کروتھرز کے روپ میں لے کر طیارے میں سوار کرنے گیا۔ اس کے سوٹ کیس میں وہ پہلے ہی بم رکھ چکا تھا۔ اس کام سے فارغ ہو کر وہ سٹی ہال پہنچا۔ ڈی سی فور طیارے کے پرواز کرنے کے بعد تم لوگوں نے کورٹ میرج کی۔ شادی کے موقع پر تم نے ایلس ٹرمبل کا نام اختیار کیا۔ اس طرح شخصیتوں کی ادل بدل مکمل ہوگئی۔ اب تم مسز ٹونی رینڈل بن چکی تھیں۔ شادی کے بعد تم دونوں لاس ویگاس آگئے۔ طیارے کی تباہی کے فوراً بعد تم نے کلیم داخل کیا اور یوں پچاس ہزار ڈالر کی رقم تمہیں مل گئی۔ کیوں کیسا ہے میرا اندازہ؟" ڈیوس نے جینٹ سے پوچھا۔

"بالکل صحیح اندازہ لگایا ہے تم نے۔ بس ایلس کو نشہ پلانے کی بات غلط ہے۔ ٹونی نے شادی کی خوشی میں اسے اتنی زیادہ شراب پلا دی تھی کہ اس کے لیے چلنا دو بھر ہوگیا تھا۔ شادی کی خوشی میں وہ بھی دیوانوں کی طرح جام پہ جام لنڈھاتی چلی گئی۔"

اینی کے منہ سے سسکی نکل گئی۔ ڈیوس نے اس کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے "اچھا اب یہ بتاؤ کہ ٹونی کو کسی مرحلے پر یہ شک ہوا کہ تم اس کی جان لینے کی کوشش کرسکتی ہو؟"

جینٹ سفاکانہ انداز میں ہنسی "نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ٹونی غریب کو اس بات کا احساس ہی نہیں ہوسکا۔ دراصل اس کہانی کے اس ٹکڑے کو میں نے مرتب کیا تھا،

میں نے تنہا اس کی منصوبہ بندی کی تھی۔ اس کی کار کے بریکوں میں گڑبڑ بھی میں نے ہی کی تھی۔ اس بے چارے کو تو علم ہی نہیں ہوا کہ اس کا قاتل کون ہے؟"

"اسی طرح ڈی سی فور طیارے کی تباہی کے ساتھ مرنے والوں کو بھی اپنے قاتل کے بارے میں کچھ علم نہ ہوسکا۔ تھوڑی سی رقم کے لیے تم نے اتنا پُرپیچ کھیل کھیلا یقین نہیں آسکتا۔ ہاں یہ بتاؤ کہ کیا ٹونی کا بھی بیمہ تھا۔"

"ہاں اس کا بھی بیمہ تھا لیکن زیادہ رقم کا نہیں پھر بھی گزارے کے لیے کافی ہے۔" جینٹ اب بھی مسکرا رہی تھی۔

ڈیوس نے کہا "اور پھر تم نے اینی کو اس لیے یہاں بلایا کیونکہ اینی ہی وہ واحد زندہ شخصیت تھی جو اس حقیقت کو جان سکتی تھی کہ تم ایلس ٹرمبل نہیں ہو۔ تم فوراً ہی اس لیے حرکت میں آئیں کہ لاس ویگاس کے ایک اخبار میں تمہاری تصویر شائع ہوگئی تھی۔"

"تو کیا اسی تصویر کی وجہ سے تم اصل حقیقت کا سراغ لگا پائے ہو؟"

"بالکل صحیح قیاس کیا تم نے۔ تصویر کے نیچے ایلس رینڈل کا نام لکھا تھا لیکن یہ تصویر اس عورت کی نہیں تھی جس کی تصویر میرے پاس تھی۔ اس کے بعد ہی میں نے ایلس کے بالوں کے رنگ کے بارے میں سوچنا شروع کردیا۔ اور تمام بات میری سمجھ میں آگئی۔ تم نے اینی کو یہاں اس لیے بلایا تھا کہ تمہیں ڈر تھا کہ سان فرانسسکو میں کوئی تمہیں پہچان لے گا۔ بہرحال جلد یا بدیر کوئی نہ کوئی تو تمہارا بھانڈا پھوڑ ہی دیتا۔"

"میکسیکو یا جنوبی امریکا کے کسی شہر میں شاید کوئی مجھے نہ پہچان سکے۔ ویسے اس ملک کے باہر پچاس ہزار ڈالر کی رقم سے بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ ویسے بھی مسٹر ڈیوس ٹونی کی موت سے جو رقم مجھے ملے گی وہ اس کے علاوہ ہے۔ فکر نہ کرو، میں بڑی آرام دہ زندگی گزاروں گی۔" وہ مسکرائی۔

جواباً ڈیوس بھی مسکرایا "ٹھیک ہے مسز کروتھرز تو گولی چلاؤ۔ اور پھر فائرنگ کے بارے میں اپنی لینڈ لیڈی کو وضاحت پیش کرو۔"

جینٹ کروتھرز سنگھار میز کی طرف بڑھی۔ ڈیوس کو اب بھی اس نے پستول کی زد پر لے رکھا تھا "میں یہ ہنگامہ یہاں نہیں کرنا چاہتی تھی۔ سب لوگ سوجاتے تو میں مس ٹرمبل کو یہاں سے لے جاتی لیکن اب تم نے مجھے مجبور کردیا ہے۔" یہ کہہ کر اس نے سنگھار میز کی دراز کھول کر اس میں ہاتھ ڈالا۔

جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس میں ایک پتلا سیلنڈر تھا۔ اس سیلنڈر میں چاروں طرف سوراخ تھے۔ ڈیوس سمجھ گیا کہ یہ سائلنسر ہے۔ اس نے جینٹ کو یہ سلنڈر ریوالور پر فٹ کرتے دیکھا۔ اس نے جینٹ کی آنکھوں میں ایک سفاکانہ چمک دیکھی۔ ڈیوس کے لیے یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ اگر وہ اس وقت حرکت میں نہ آیا تو پھر کبھی حرکت نہ کرسکے گا۔

ڈیوس نے اپنا کوٹ پیچھے کیا اور پتلون کی بیلٹ میں لگا ہوا پستول تیزی سے نکالا اسی وقت جینٹ نے فائر کیا، ایک ہلکی سی پھٹ کی آواز ہوئی۔ گولی اس کے بازو کو زخمی کرگئی۔ لیکن وہ بھی اپنے پستول سے گولی چلا چکا تھا۔ گولی نے جینٹ کے بازو کی ہڈی توڑ دی، گوشت کو پھاڑ دیا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے گرگیا۔

تکلیف سے جینٹ کا چہرہ بگڑ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کرلیں۔ ڈیوس نے آگے بڑھ کر پستول کو ٹھوکر سے دور کردیا۔ جینٹ اب گالیاں بک رہی تھی اور کوسنے دے رہی تھی۔

ڈیوس نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر مروڑ دیا۔ جینٹ دوہری ہوگئی۔ اس کا ایک ہاتھ پشت پر ڈیوس کی گرفت میں تھا۔

اسی وقت زینے پر قدموں کی چاپ ابھری۔ کوئی تیزی سے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔

"کیا ہے؟ کیا ہوا؟ کیا بات ہے؟" لینڈ لیڈی کی آواز ابھری۔

"پولیس کو بلاؤ، جلدی کرو۔" ڈیوس نے بلند آواز میں کہا۔

"تم احمق ہو، تمہیں معلوم نہیں کہ تم کیا کررہے ہو۔ میرے والد کو خبر ملے گی تو وہ مرجائیں گے۔"

ڈیوس نے مسہری پر بیٹھی ہوئی اینی کو دیکھا جو اپنی بہن کی موت پر سسک سسک کر رو رہی تھی۔ ڈیوس کا دل چاہا کہ بڑھ کر اس کو بانہوں میں لے کر دلاسہ دے لیکن یہ موقع ایسا نہیں تھا۔

"تمہیں پتا نہیں کہ میرے والد۔۔۔"

"تمہارے والد کو اب بھی قیمتی کراکری پسند ہے اور بیٹی سے زیادہ وہ اپنے داماد کروتھرز کو پسند کرتے ہیں۔ اس کے سوا تمہارے والد کے پاس کچھ اور ہے بھی نہیں۔" ڈیوس نے کہا۔ اس کے شانے میں اب درد بڑھتا جارہا تھا اور خون کی بوندیں بے جان انداز میں لٹکے ہوئے ہاتھ کی انگلیوں تک بہہ کر ٹپک رہی تھیں۔